اردو

حمد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پیروں	دونوں پاؤں	تلے	نیچے
سائبان	تنبو مراد آسماں	خوش نما	خوبصورت
خاک	مٹی	کھنڈر	ویرانہ۔ویران جگہ
تسبیح خواں	تعریف کرنے والے	آب رواں	چلتا ہوا پانی
فرش خاکی	زمین	لاجوردی	نیلا رنگ
گلستاں	پھولوں کا کھیت	خوشذائقہ	مزیدار
رونق	خوبصورتی	مکاں	گھر
کاریگری	ہنرمندی	رائیگاں	فضول۔ضائع ہونا

مشق

1: **درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔**

(الف) حمد کسے کہتے ہیں؟
جواب: دل سے اللہ کی تعریف کرنے کو حمد کہتے ہیں۔
(ب) سائباں سے کیا مراد ہے؟
جواب: سائباں سے مراد تنبو ہے یہاں تشبیہ آسمان سے دی گئی ہے۔
(ج) آخری شعر میں کارخانہ کسے کہا گیا ہے؟
جواب: آخری شعر میں کارخانہ سے مراد ''دنیا'' لیا گیا ہے۔
(د) آب رواں کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟
جواب: مچھلیوں کے تیرنے کیلئے پانی کو چلتا ہوا بنایا گیا ہے۔
(ہ) اللہ تعالٰی کی دی ہوئی پانچ نعمتوں کے نام لکھیں۔
جواب: 1- زمین 2- آسمان 3- پودے ہر قسم 4- پھل ہر قسم 5- سورج

2: ان الفاظ کو تہجی ترتیب سے لکھ کر ان کے معنی درج کیجئے۔
لاجوردی۔کھنڈر۔شیریں دہاں۔تسبیح خواں۔آب رواں۔رائیگاں

حروف تہجی کے اعتبار سے الفاظ	معانی
آب رواں	چلتا ہوا پانی
تسبیح خواں	اللہ تعالٰی کی تعریف اور حمد و ثنا کرنے والا
رائیگاں	فضول کسی چیز کا ضائع ہو جانا
شیریں دہاں	میٹھا منہ، منہ کو میٹھا کرنے والی چیز
کھنڈر	ویرانہ، ویران جگہ، اجاڑ
لاجوردی	نیلا رنگ۔ آسمانی رنگ

3: اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔
(خوش ذائقہ۔رونق بخشی۔ تسبیح خوان۔ رائیگاں)

جواب:

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
خوش ذائقہ	مزیدار۔ اچھے ذائقے والا	اللہ نے ہمارے لئے طرح طرح کے خوش ذائقہ پھل پیدا کئے ہیں۔
رونق بخشی	خوبصورتی دی	سر! آپ نے آکر ہمارے گھر کو رونق بخشی ہے۔
تسبیح خواں	تعریف کرنیوالا	ہر ذی روح اللہ کا تسبیح خواں ہے۔
رائیگاں	فضول، ضائع ہوجانا	اللہ نے دنیا میں کوئی چیز رائیگاں پیدا نہیں کی۔

4: مکاں، دہاں، جہاں، ہم آواز الفاظ ہیں، انہیں ''ہم قافیہ'' الفاظ بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح ''تعریف'' کے ہم قافیہ الفاظ ہوں گے: شریف، ضعیف، خریف وغیرہ آپ اسی طرح ''خاک'' کے ہم قافیہ الفاظ جمع کیجئے۔

جواب: ''خاک'' کے ہم قافیہ الفاظ:۔
ناک، چاک، پاک، تاک، چالاک، تپاک، بے باک، نمناک، افلاک۔

5: حمد کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالی ہر چیز کا خالق و مالک ہے اسی نے زمین و آسمان بنائے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز کا خالف اللہ تعالی ہے۔

6- ''روزمرہ'' سے مراد بیان کا وہ اسلوب اور انداز ہے جو اہل زبان استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ''میں نے لاہور جانا ہے'' یہ جملہ اہل زبان اس طرح ادا کرتے ہیں۔ ''مجھے لاہور جانا ہے'' مندرجہ ذیل جملوں کو روزمرہ کے مطابق درست کریں۔

درست جملے

لڑکی نے دوپٹہ اوڑھا۔
بے وقت کھانا مت کھاؤ۔
میری آنکھ میں درد ہے۔
میں نے وضو سے پہلے مسواک کی۔
فوج نے نہر کنارے ڈیرہ ڈالا۔

Info Hub HRMS STS SED

2- غازی علم دین شہید

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دائمی	ہمیشہ کیلئے	ملعون	وہ جسے لعنت کی جائے
بارآور	کامیاب	سرشار	نشے میں چور۔ مست
مصمم	پکاارادہ	بے نیاز ہوکر	بے پرواہ۔ بغیر لالچ کے
فنا ہونا	ختم ہوجانا	سرخرو ہونا	عزت ہونا۔ کامیاب ہونا
بےلوث	بغیر کسی لالچ کے	بڑھئی	ترکھان
پروقار	قدرومنزلت سے بھراہوا	سنجیدگی	غوروفکر، جانچ
دل آزار	دل کو دکھ دینے والی	مذموم حرکت	ایسی حرکت جس کی مذمت کی جائے
شدت جذبات	بے حد شوق۔ بہت زیادہ توجہ	جہنم واصل کرنا	جہنم میں بھیجنا قتل کر دینا
کتب فروش	کتابیں بیچنے والا	غیور	غیرت مند
سراپا احتجاج	سر سے پاؤں تک آواز اٹھانا	سرفروش	سر قربان کرنیوالا
اخلاص	سچے دل سے	حواس باختہ	ہوش کھو بیٹھنا
ہاتھ پیر مارنا	کوشش کرنا	سعادت	نیکی، خوش بختی اچھائی
غیظ وغضب	بہت زیادہ غصہ	شمع رسالت	مراد محمدؐ
شیفتہ رسول	عاشق رسول	جسد خاکی	مراد لاش

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

(الف) غازی علم دین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: غازی علم دین ایک نیک دل نوجوان تھا جس نے راجپال ہندو کو قتل کیا تھا اور انگریز حکومت نے اسے ساہیوال جیل میں پھانسی دی تھی۔ وہ ایک عاشق رسول تھا۔

(ب) غازی علم دین نے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟

جواب: غازی علم دین نے ایک ہندو راجپال (جس نے ایک ایسی کتاب شائع کی تھی جس سے ہمارے نبی حضرت محمدؐ کی توہین ہوتی تھی) کو قتل کر دیا تھا۔ جس کے عوض وہ خود پھانسی پر چڑھ گئے تھے۔

(ج) راجپال ملعون نے کیا حرکت کی تھی؟

جواب: راج پال نے ایک ہندو پروفیسر چھپاوتی کی لکھی ہوئی کتاب جس میں حضورؐ کی شان میں گستاخی کی گئی تھی۔ اسے کتاب کی شکل میں چھاپا تھا اور اسے کھلے عام لوگوں میں تقسیم بھی کیا تھا۔

(د) غازی علم دین کا مقدمہ کس نے لڑا؟

جواب: غازی علم دین کے مقدمہ کی پیروی قائداعظم محمد علی جناح نے کی۔

(ہ) غازی علم دین کے جنازے کا منظر بیان کریں؟

جواب: 14 نومبر 1929ء کو بروز جمعرات غازی علم دین شہید کا جنازہ جب اٹھایا گیا تو پنجاب اور ہندوستان بھر سے تقریباً 6 لاکھ مسلمانوں نے اس میں شرکت کی اور جنازہ جدھر سے گزرتا اس پر پھولوں کی بارش ہو رہی تھی۔ جس سے فضا ہر طرف سے معطر تھی۔ دنیا نے اس سے پہلے اتنا بڑا جنازہ کبھی نہ دیکھا تھا۔

(و) غازی علم دین کے علاوہ کتنے عاشقان رسولؐ نے ملعون راجپال کو ختم کرنے کی کوشش کی؟

جواب: غازی علم دین کے علاوہ ایک غیور و سرفروش خدا بخش اور دوسرا پروانہ رسول عبدالعزیز تھا۔ جنہوں نے راجپال کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔

2- خالی جگہ موزوں الفاظ کی مدد سے پر کریں۔

الف۔ دائمی زندگی کیلئے عارضی زندگی کی قربانی دینا...... کا سودا نہیں۔
(نفع۔ گھاٹے۔ عقلمندی۔ زبردستی)

ب۔ لاہور میں راجپال نامی ایک.................. تھا۔
(کتب فروش۔ سبزی فروش۔ اخبار فروش۔ گل فروش)

ج۔ آئی.................. کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔
(قضا۔ وفا۔ جفا۔ فضا)

د۔ غازی علم دین کے مقدمے کی پیروی.................. نے کی۔
(علامہ اقبال۔ قائداعظم۔ مولانا دیدار علی شاہ۔ مولانا ظفر علی خاں)

جوابات: (1) گھاٹے (2) کتب فروش (3) قضا (4) قائداعظم

3- متضاد لکھیں۔

غازی۔ ابتدا۔ جہنم۔ حمایت۔ خوشبو۔ بے قصور۔ قاتل۔ گستاخ۔

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
غازی	مقتول	ابتداء	انتہا

بے قصور	قصوروار	قاتل	مقتول
جہنم	بہشت	خوشبو	بدبو
گستاخ	مداح		

4- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہوجائیں۔

جواب: بے لوث۔ ہاتھ پیر مارنا۔ ملعون۔ منجدھار۔ جلتی پر تیل ڈالنا۔

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
بے لوث	بغیر کسی لالچ کے	اکرم نے اجنبی مریضہ کو خون دیکر بے لوث خدمت کا ثبوت دیا۔
ہاتھ پیر مارنا	کوشش کرنا	مصیبت میں ہر کوئی ہاتھ پیر مارتا ہے تاکہ مشکل سے چھٹکارا ملے۔
ملعون	جسے لعنت کی جائے	راجپال ایک ملعون آدمی تھا۔
منجدھار	مصیبت۔ مشکل	بے سوچے سمجھے زندگی گزارنے والوں کی کشتی منجدھار میں پھنس جاتی ہے۔
جلتی پر تیل ڈالنا	بگڑے کام کو اور بگاڑنا	امجد اور اسلم جھگڑ رہے تھے کہ انور کی بات جلتی پر تیل کا کام کرگئی۔

3- نعت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملجا	پناہ گاہ	نسخہ کیمیا	قرآن مجید
بداندیش	دشمن۔ برا چاہنے والا	قرنوں	صدیوں پر پھیلا ہوا زمانہ
ماویٰ	ٹھکانا	موج بلا	طوفان
زیروزبر	شکست	ضعیفوں	کمزوروں
مس خام	تانبا	جہل	اندھیرا، بے علمی
کندن	سرخ ہونا	کایا پلٹنا	انقلاب لانا
کھرا	بالکل صحیح	سوئے قوم	قوم کی طرف
کھوٹا	بالکل غلط	مفاسد	فساد، خرابیاں
پلٹ دی	بدل دی	پرائے	غیر

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کا لقب کا تھا۔

جواب: ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کا لقب رحمۃ اللعالمین تھا۔

(ب) پہلے بند میں شاعر نے نبی کریمؐ کی کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: پہلے بند میں شاعر نے نبی اکرمؐ کی جن خوبیوں کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں:

1- رحمت کا لقب پانے والے
2- غریبوں کی خواہشات کو پورا کرنے والے
3- مصیبت زدہ لوگوں کا سہارا بننے والے
4- اپنوں اور غریبوں کے غم میں شریک رہنے والے
5- فقیروں اور کمزوروں کی جائے پناہ
6- یتیموں اور غلاموں کی مدد کرنے والے

(ج) مسدس کسے کہتے ہیں؟ آپ کسی اور مسدس کا ایک بند اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب: مسدس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوں۔

مسدس کا ایک نمونہ:

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات
تیرا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے
تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے
تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے
یوں نہ تھا میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے
(فیض احمد فیض)

(د) نظم کے آخری بند کی تشریح کریں۔

مس خام کو جس نے کندن بنایا	کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

تشریح: اس بند میں شاعر نے عرب معاشرے کے خدوخال بیان کرتے ہوئے نبی کریمؐ کے معجزاتی کارناموں کو اجاگر کیا ہے۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں عرب کے لوگ بوسیدہ تانبے کی مانند تھے۔ جن کو آپؐ نے سرخ رنگ کے سونے میں بدل دیا اور اچھے لوگوں کو بروں سے الگ کرکے نئی زندگی کا آغاز کیا۔ آگے فرماتے ہیں کہ یہ عرب کا وہ خطہ ہے جہاں صدیوں پرانے رسم ورواج کے تحت زندگی گزاری جارہی تھی۔ وہاں آپ ﷺ نے بہت قلیل وقت میں ان کا رنگ وروپ ہی

Info Hub HRMS SIS SED

بدل ڈالا۔ عرب والے ایسا بن گئے کہ اب انہیں نہ کسی قسم کا غم رہا نہ خوف۔ بس یوں سمجھ لیں کہ ساری دنیا کے حالات بدل گئے اور ہر جگہ اسلام کا چرچا ہوگیا۔

(و) سیرت النبیؐ کے موضوع پر دو پیراگراف کا مضمون تحریر کریں۔

جواب: نبی کریمؐ عرب کے اس معاشرے میں پیدا ہوئے۔ جہاں جہالت کا دور دورہ تھا۔ چھوٹے چھوٹے جھگڑے ہوا کرتے اور بات قتل وغارت گری تک پہنچ جاتی تھی اور پھر انہیں سمجھانے والا کوئی نہ تھا۔ وہ کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے سے کلام کرنے کے روادار نہ تھے بلکہ ان کی لڑائیاں وقفہ وقفہ سے کئی کئی سالوں پر محیط تھیں۔ ان کے خلاق نہایت گرے ہوئے تھے۔ وہ خدا کو جانتے تو تھے مگر اس کی تعلیمات سے بالکل بے بہرہ تھے۔

اس وقت نبی اکرمؐ کی آمد ان کے لئے رحمت غیر مترکبہ تھی۔ آپ نے انہیں سے تکالیف اٹھائیں اور اخلاق سکھایا۔ اللہ کی تعلیمات سے آگاہی دی۔ ان کی انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ بلکہ ان کو بھائی بھائی بنا دیا جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوگئے کہ جب تک ایک دوسرے کو دیکھ نہ لیتے مل نہ لیتے حال احوال پوچھ نہ لیتے چین نہ آتا۔ دیکھئے میرے نبی نے یہ کایا کیسے بدل دی۔ اسی لئے آپ رحمت ہیں۔

-2 **درج ذیل الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کر کے لکھیں۔**

جواب: سبق کے شروع میں ملاحظہ کیجئے۔

-3 اس نظم میں سے محاورے تلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

محاورے	مطلب	جملوں میں استعمال
مراد برلانا	خواہش پوری کرنا	اللہ ہر انسان کی نیک مراد برلائے۔
مصیبت میں کام آنا	مشکل وقت میں ساتھ دینا	نبی کریمؐ مصیبت کے وقت سب کے کام آتے تھے۔
غم کھانا	کسی کے غم کو محسوس کرنا	نبی کریمؐ اپنوں اور غیروں سب کا غم کھانے والے تھے۔
دل میں گھر کرنا	کسی کے دل میں اپنی عزت بنانا	اپنی معجزانہ زندگی کی بدولت نبی اکرمؐ ہر دل میں اپنا گھر کر چکے ہیں۔
شیر وشکر ہونا	ایک ہو جانا متحد ہو جانا	آپؐ نے عرب کے جاہل لوگوں کو شیر وشکر کر دیا۔
کھرا کھوٹا الگ کرنا	اچھے اور برے کی پہچان کرنا	آپؐ نے کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کر کے دکھایا۔
کایا پلٹنا	حالت تبدیل کر دینا	آپؐ نے عرب کے باشندوں کی کایا بہت تھوڑے وقت میں پلٹ دی۔
ہوا کا رخ بدلنا	حالات کا بدل جانا	آپؐ کے اخلاق اور تعلیمات سے عرب خطے کی ہوا کا رخ بدل گیا۔

-4 **روزمرہ کے مطابق جملے درست کریں۔**

غلط جملے	درست جملے
1- چوہے بکثرت سے مر رہے ہیں۔	چوہے کثرت سے مر رہے ہیں۔
2- اس نے یہ کام کرنا ہے۔	اسے یہ کام کرنا ہے۔
3- وہ سب سے بعد میں آیا۔	وہ سب کے بعد آیا۔
4- وہ تین پانچ روز سے بیمار ہے۔	وہ تین چار روز سے بیمار ہے۔

-5 جب دو الفاظ آپس میں "ہمزہ"، "زیر" "یا" "کا" "کے" "کی" کے ذریعے ملے ہوں تو اسے مرکب اضافی کہتے ہیں جیسے نظارہ بہار، بادِ بہار، دردِ سر، گلاب کا پھول وغیرہ۔ نعت سے مرکبات اضافی تلاش کر کے لکھیں۔

جواب: سوئے قوم۔ نسخہ کیمیا۔ مس خام۔ موج بلا۔

-4 پیکر شجاعت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حمیت	غیرت	سپوت	بیٹا
صوم وصلوٰۃ	روزہ اور نماز	ولولہ	جوش
برسرپیکار	لڑنے پر آمادہ	جوانمردی	بہادری
منہ کی کھانا	شکست کھانا	اثاثہ	سرمایہ
جام شہادت	شہید ہونا	چھکے چھڑانا	حواس باختہ کرنا
شجاعت	بہادری	معرکہ	جنگ۔ جھگڑا

مشق

-1 **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔**

(ا) کرنل شیر خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے۔

جواب: کرنل شیر خاں یکم جنوری 1970ء کو ضلع صوابی کے ایک گاؤں ''نوے کلے'' میں پیدا ہوئے۔

(ب) شیر خاں کی خوبیاں اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: کرنل شیر خاں پڑھے لکھے اور صوم وصلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔ وہ بہت بہادر تھے کہ دشمن بھی آپ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ بچپن ہی سے سپاہیانہ جوہر کے مالک تھے۔ ان میں اعتماد کی دولت تھی۔ اور جذبہ حب الوطنی ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

(ج) کرنل شیر خاں نے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟

جواب: کرنل شیر خاں نے لائن آف کنٹرول پر معرکہ کارگل کے دوران اپنے جوانوں کے ساتھ مل کر 12000 فٹ کی بلندی پر اپنی پانچ جنگی پوسٹوں کا نہ صرف بھرپور دفاع کیا بلکہ دشمن کے دانت بھی کھٹے کئے۔ 5 جولائی 1998ء کو دشمن نے دو بٹالین کی نفری کے ساتھ شیر خاں کی پوسٹ پر کئی اطراف سے حملہ کر دیا۔ لیکن شیر خاں اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ اپنی پوسٹ پر ڈٹا رہا اس نے دن کی روشنی میں بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کر دیا۔ اگرچہ شیر خاں کا فوجی دستہ مختصر تھا لیکن حملہ کچھ اس طرح کیا گیا تھا کہ دشمن کے اوسان خطا ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید پوری بٹالین نے حملہ کر دیا ہے۔

(د) کرنل شیر خاں کو کونسا فوجی اعزاز دیا گیا؟

جواب: کرنل شیر خاں کو بعد از شہادت پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ''نشان حیدر'' دیا گیا۔

(ہ) کرنل شیر خاں کو بچپن سے کیسی زندگی پسند تھی۔

جواب: کرنل شیر خاں کو بچپن سے ہی سپاہیانہ زندگی پسند تھی۔

(و) وہ کتنے برس کی عمر میں ائر مین بھرتی ہوئے؟

جواب: کرنل شیر خاں سترہ برس کی عمر میں ایئر مین بھرتی ہوئے۔

(ز) شہادت کے وقت کرنل شیر خاں کی عمر کتنی تھی؟

جواب: شہادت کے وقت کرنل شیر خاں کی عمر (29) انتیس سال تھی۔

2- جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
سپوت	بیٹا	خیبر پختونخوا نے بڑے جری سپوت پیدا کئے ہیں۔
غیرت وحمیت	شرم وحیا	کرنل شیر خاں غیرت وحمیت کے پیکر تھے۔
استقامت	ثابت قدمی	کرنل شیر خاں بڑی استقامت سے محاذ جنگ پر ڈٹے رہے۔
جنگجو	لڑاکا۔ جھگڑالو	وہ ایک بہادر اور جنگجو سپاہی تھے۔
شرمندہ تعبیر	کام کا مکمل ہونا	ان کے دادا کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔
اولوالعزمی	بڑے ارادے سے	کرنل شیر خاں ہر محاذ پر بڑی اولوالعزمی سے لڑے۔
جہنم واصل کرنا	قتل کرنا	انہوں نے اپنی خوش تدبیری سے دشمن کے بے شمار سپاہیوں کو واصل جہنم کیا۔

3- معنی لغت میں تلاش کریں اور لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معرکہ	لڑائی۔ جنگ	دنگ رہ جانا	حیران ہو جانا
خوش تدبیری	اچھی منصوبہ بندی	عہدہ برآ ہونا	فرض ادا کرنا
دلجمعی	تسلی سے۔ بے فکری سے	سیسہ پلائی ہوئی دیوار	ثابت قدم ہونا
عزم	پختہ ارادہ	اوسان خطا ہونا	گھبرا جانا
جنگجو	لڑاکا۔ بہادر	غیرت وحمیت	شرم وحیا

4- واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع	جمع	واحد
خاتون	خواتین	واقعات	واقعہ
لفظ	الفاظ	حالات	حال
فوج	افواج		
عزم	عزائم		

5- خیبر پختونخواہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
باشعور	عقلمند۔ دانا	کھنڈرات	ویران جگہیں
آئین	ضابطہ۔ قاعدہ	فعال	بہت کام کرنے والا
سیاح	سیر کرنے کیلئے آنے والے	فاضل پرزہ جات	اضافی پرزے سپئیر پارٹ
سکالر	عالم۔ فاضل	تاریخ دان	تاریخ جاننے والا
ہراول دستہ	آگے کی فوج	دلکشی	پسندیدہ

Info Hub HRMS STSED

فراہم کرنا	مہیا کرنا	غیور	غیرت مند

مشق

1- **مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔**

(ا) پاکستان کے کتنے صوبے ہیں؟ ان کے نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے پانچ صوبے ہیں جن کے نام ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخواہ۔ صوبہ گلگت بلتستان۔ صوبہ پنجاب۔ صوبہ سندھ۔ صوبہ بلوچستان۔

(ب) صوبے کا انتظامی سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: صوبے کا انتظامی سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے۔

(ج) صوبہ خیبر پختونخواہ کا پرانا نام کیا تھا؟

جواب: صوبہ خیبر پختونخواہ کا پرانا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ یا (NWFP) تھا۔

(د) صوبہ خیبر پختونخواہ میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

جواب: صوبہ خیبر پختونخواہ میں پشتو، ہندکو، سرائیکی، کوہستانی اور چترالی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

(ہ) "دوستی ٹنل" کن دوشہروں کو آپس میں ملاتی ہے؟

جواب: دوستی ٹنل کوہاٹ شہر کو پشاور شہر سے ملاتی ہے۔

(ز) صوبہ خیبر پختونخواہ کے چند مشہور تعلیمی اداروں کے نام لکھیں۔

جواب: ایڈورڈز کالج پشاور۔ اسلامیہ کالج پشاور۔ پشاور یونیورسٹی۔ زرعی یونیورسٹی۔

2- خالی جگہ پر کریں۔

(ا) خیبر پختونخواہ کا کل رقبہ............ مربع کلومیٹر ہے۔

(ب) ایشیا کا چینی کا سب سے بڑا کارخانہ............ میں ہے۔

(ج) سکائنگ کے مقابلے سوات کے ایک مقام............ میں منعقد ہوتے ہیں۔

(د) صوبہ خیبر پختونخواہ کا گرمائی صدر مقام............ ہے۔

(ہ) دیہات میں رہنے والے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ...... ہے۔

جواب: (ا) 74521 (ب) ہری پور (ج) مالم جبہ (د) ایبٹ آباد (ہ) زراعت

3- درج ذیل کے معانی لکھ کر جملے بنائیں۔

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
باشعور	دانا۔ عقلمند	انور کا ابو ایک باشعور انسان ہے۔
اکثریت	تعداد میں زیادہ	کسانوں کی اکثریت دیہات میں رہتی ہے۔
برآمد	باہر جانا۔ باہر بھیجنا	سیالکوٹ کھیلوں کا سامان دوسرے ملکوں کو برآمد کرتا ہے۔
لازمی	ضروری	ملکی ترقی کیلئے تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔
سیاح	سیر کرنے کیلئے آنے والے	ہزاروں سیاح ہر سال خیبر پختونخواہ میں آتے ہیں۔

4- **درج ذیل میں سے واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیں۔**

واحد	جمع	جمع	واحد
جزو	اجزاء	کھنڈرات	کھنڈر
قانون	قوانین	مناظر	منظر
لازم	لازمات۔ لزام	سہولیات	سہولت

5- **درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔**

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
بہادر	بزدل	اہم	غیر اہم
منفی	مثبت	خوبصورتی	بدصورتی
اکثریت	اقلیت	گرم	سرد

6- **حروف فجائیہ اور حروف استفہامیہ کون سے حروف ہیں۔**

جواب: 1- **حروف فجائیہ۔**

2- حروف استفہامیہ: ایسے حروف جو پوچھنے کے معنوں میں استعمال ہوں۔

مثلاً۔ یہ کتاب کس کی ہے۔ کیسا اچھا موسم ہے۔ کس اور کیسا دونوں حروف استفہامیہ ہیں۔

6- دھنک

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کھل گیا	صاف ہوگیا	اودا، اودا	نیلا نیلا
مات	کمزور۔ ہلکی	دمک	چمک
اچنبھا	عجیب بات	خوشنما	خوبصورت
سلطنت	ملک، ریاست	خورشید	سورج
لطف	مزہ۔ سکون	پیڑ	درخت
کھب گیا	بہت پسند آگیا	عکس	سایہ۔ پرچھائیں

مشق

1- **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔**

Info Hub HRMS SIS SED

(ا) اس نظم میں شاعر نے اوس کے قطروں کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

جواب: شاعر نے اس نظم میں اوس کے قطروں کو موتی اور ہیرے سے تشبیہ دی ہے۔

(ب) دھنک میں کتنے رنگ ہوتے ہیں؟

جواب: دھنک میں سات رنگ ہوتے ہیں۔

(ج) دھنک کو اور کیا کہتے ہیں۔

جواب: دھنک کو ''قوس قزح'' کہتے ہیں۔

(د) اس نظم کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

جواب: جب بارش برس کر تھم گئی تو آسمان پر جہاں پانی کے قطرے اکٹھے ہو کر جمے ہوئے تھے جب وہاں سورج کی روشنی پڑی تو پانی کے قطروں سے دھنک سی بن گئی۔ جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور لوگ بہت محظوظ ہو رہے تھے۔ لوگ اس کی تعریف کر رہے تھے۔

-2 تیسرے، ساتویں اور نویں شعر کی تشریح کریں۔

جواب: تیسرا شعر: ہٹ گیا بادل کا پردہ مل گئی کرنوں کو راہ
سلطنت پر اپنی پھر خورشید نے ڈالی نگاہ

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب بادل ختم ہو گئے تو سورج کی شعاعوں کو زمین پر آنے سے روکنے والی رکاوٹ ختم ہو گئی۔ تو سورج نے اپنی شعاعوں سے زمیں اور آسماں کو روشن کر دیا۔

ساتواں شعر: دیکھنا! وہ کیا اچنبھا ہے، ارے وہ دیکھنا
آسماں پر، ان درختوں سے پرے وہ دیکھنا

تشریح: اس شعر میں شاعر لوگوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ ارے لوگو! ادھر ذرا درختوں کے آگے تک دیکھو رہا کیا عجیب چیز نمودار ہوئی ہے۔ اسے غور سے دیکھو وہ کیا ہے؟

نواں شعر: کس مصور نے بھرے ہیں رنگ ایسے خوشنما
اس کا ہر اک رنگ ہے آنکھوں میں جیسے کھب گیا

تشریح: اس شعر میں شاعر ذرا تعجب ظاہر کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ لوگو! دیکھو یہ کس مصور نے ایسے ایسے خوبصورت رنگ آسمان پر جمع کر دیئے ہوں اور پھر اس کا ہر رنگ آنکھوں میں پیوست ہوتا جا رہا ہے۔ آنکھوں کو اچھا لگ رہا ہے۔

-3 اس نظم میں کئی الفاظ دو، دو بار استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے ''بوٹا بوٹا'' ''ڈالی ڈالی'' وغیرہ۔ نظم میں سے ایسے الفاظ کے سات جوڑے تلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

تکراری الفاظ	جملوں میں استعمال
بوٹا بوٹا	کسان نے گندم کا بوٹا بوٹا کاٹ لیا
ڈالی ڈالی	چڑیا ڈالی ڈالی پھدکتی پھرتی ہے۔
پتا پتا	ہوا سے برگد کا پتا پتا جھول رہا ہے۔
ننھے ننھے	یہ ننھے ننھے بچے میرے ملک کا سرمایہ ہیں۔
اودا اودا	اودے اودے بال آسمان پر چھائے ہیں۔
نیلا نیلا	آسماں نیلا نیلا دکھائی دیتا ہے۔
پیارا پیارا	یہ پیارا پیارا بچہ کس کا ہے۔

-4 مترادف لکھیں۔ بادل۔ خورشید۔ لطف۔ پیڑ۔ ہری۔ فلک۔ دھنک

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
بادل	ابر	خورشید	آفتاب
لطف	مزہ	پیڑ	درخت
ہری	سبز	فلک	سماء
دھنک	قوس قزح		

-5 مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ تین تین الفاظ ایسے لکھیں جو ان کے متلازم ہوں۔ برسات۔ سردی۔ آسمان۔ عید۔ گاؤں۔

الفاظ	متلازم الفاظ
برسات	تیز بارش، ٹھنڈی ہوا۔ کیچڑ
آسماں	سورج، چاند۔ ستارے
گاؤں	ہرے بھرے کھیت۔ کسان۔ فصلیں
سردی	موٹے کپڑے۔ جرابیں۔ بند جوتے۔
عید	سویاں۔ نئے لباس۔ فطرانہ

-7 فطرت کے خلاف بغاوت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خنکی	ٹھنڈک	گنجان	گھنا
سیمینار	جلسہ، بزم	ادراک	شعور۔ عقل
اجتماعی شعور	مجموعی طور پر سمجھ دار ہونا	ماحولیاتی آلودگی	اردگرد کی گندگی
ازالہ	نقصان پورا کرنا	بے تحاشا	بہت زیادہ
نرالی	انوکھی	عفریت	بلا۔ مگرمچھ
فاسد مواد	خراب مادہ	کوڑا	گندگی

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

-1 (ا) ایبٹ آباد پہنچ کر احمد چچا کیوں حیرت زدہ اور خاموش ہو گئے؟

جواب: احمد چچا اس لئے حیرت زدہ اور خاموش تھے کہ ایبٹ آباد کا ماحول گندا تھا۔ بیمار ہونے کے مواقع زیادہ تھے۔ گرمی بھی زیادہ تھی۔ کیونکہ پہاڑوں سے درختوں کو کاٹ دیا گیا تھا۔ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں تھیں۔ ایسے گندے ماحول میں بیمار ہونے کا زیادہ خطرہ تھا۔

(ب) ماحول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنے اردگرد کی تمام اشیا چاہے وہ متحرک ہوں یا ساکن ماحول کہلاتی ہیں۔

(ج) ماحول میں بگاڑ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: مختلف زہریلی گیسوں کا قدرتی ہوا میں مل جانا۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگانا۔ پانی میں کیمیائی مادوں اور گندا پانی چھوڑنے سے ماحول آلودہ ہو جاتا ہے۔ جس سے ماحول میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

(د) تیزابی بارش سے کیا مراد ہے؟

جواب: کلورین، فلورین، سلفر وغیرہ جب مستقل فضا میں موجود رہیں تو یہ تیزابی بارش کا سبب بنتی ہیں جو ہر جاندار کیلئے خطرناک ہوتی ہیں۔

(ہ) اوزون کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فضا میں ایک خاص بلندی پر ایک قدرتی تہہ بنائی ہے جسے اوزون کہتے ہیں۔ یہ زمین کی قدرتی محافظ ہے۔ یہ سورج سے خطرناک شعاعیں جو خارج ہوتی ہیں سے حفاظت کرتی ہے۔

(و) انسان اپنے ماحول کو بہتر بنانے کیلئے کیا کر سکتا ہے؟

جواب: انسان اپنے ماحول کو بہتر بنانے کیلئے درج ذیل اقدام کر سکتا ہے۔

-1 فاسد مواد کو تلف کرنے کیلئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں۔

-2 ایسے کارخانے جن کی مشینوں کا شور ہو شہر سے باہر لگائے جائیں۔

-3 زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔

-4 دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں بند کی جائیں یا ان کا دھواں بند کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

-5 گندگی کے ڈھیروں کو شہروں سے دور پھینکا جائے یا زمین میں دفن کر دیا جائے۔

-6 اپنے آس پاس صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔

(ز) پلاسٹک کے تھیلے کس طرح ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں؟

جواب: پلاسٹک بیگ کو استعمال کے بعد نالیوں میں پھینک دینے سے گندا پانی رک جاتا ہے۔ جس سے تعفن اٹھتا رہتا ہے اور اس سے جراثیمی امراض جنم لیتے ہیں۔ اس لئے چاہیے کہ ان پلاسٹک کے تھیلوں کو اچھی طرح تلف کر دیا جائے۔

-2 مضمون کے آخر میں مصنف نے جو شعر لکھا ہے اس کا مفہوم بتائیں۔

جواب: شعر: شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

مفہوم: -1 اندھیری رات کا گلہ کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تم اپنے اپنے حصے کی کوئی شمع جلا کے رکھو۔

-2 کسی دوسرے سے شکوہ کرنے سے بہتر ہے کہ تم اپنے حصے کا کام مکمل کرتے جاؤ۔

-3 جملے بنائیں۔ مقیم۔ ماحول۔ پرسکون۔ خلاف توقع۔ خنکی۔ گنجان۔ افزائش۔

جواب:

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
مقیم	قیام کرنے والا۔ ٹھہرنے والا	قائداعظم کئی سال زیارت میں مقیم رہے۔
ماحول	اردگرد کی چیزیں	ماحول کو آلودگی سے بچاؤ۔
پرسکون	آرام دہ	مری ایک پرسکون صحت افزا مقام ہے۔
خلاف توقع	خواہش کے خلاف	بعض امراض خلاف توقع انسان کو لگ جاتے ہیں۔
خنکی	سردی۔ ٹھنڈ	آج ہوا میں زیادہ خنکی ہے۔
گنجان	ساتھ ساتھ ملا ہوا	کراچی ایک گنجان آباد شہر ہے۔
افزائش	بڑھنا۔ پالنا۔ پرورش کرنا	ہمارے زرعی ماہرین جانوروں کی افزائش نسل کے لئے تجربات کر رہے ہیں۔

-4 مترادف لکھیں۔ آغاز۔ خوشی۔ سرد۔ قریب۔ پہاڑ۔ باشعور۔ کڑوا۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
آغاز	ابتدا	سرد	خنک

خوشی	مسرت	قریب	پاس
پہاڑ	کہسار	باشعور	دانا
کڑوا	کسیلا		

5- جملے درست کریں۔

فقرات	درست فقرات
پاکستان میں گرمی کا موسم طویل ہوتی ہے۔	پاکستان میں گرمی کا موسم طویل ہوتا ہے۔
ہم شام کے وقت کراچی پہنچ گیا۔	ہم شام کے وقت کراچی پہنچ گئے۔
مجھے اس کی بات پر بہت حیرت ہوا۔	مجھے اس کی بات پر بہت حیرت ہوئی۔
اپنے ماحول کی حفاظت ہم سب کا ذمہ داری ہے۔	اپنے ماحول کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔
میں نے اطمینان کا سانس لیا۔	میں نے سکون کا سانس لیا۔

6- درج ذیل میں سے ہر لفظ کے پانچ پانچ متلازم لکھیں:

الفاظ	متلازم الفاظ
پکنک	دریا کے کنارے۔ پرسکون ماحول۔ کھانا۔ دوست۔ کشتی۔
دفتر	فاعلیں۔ ملازم۔ افسر۔ کلرک۔ کام کاحل۔
شہر	دورویہ سڑکیں۔ ٹریفک۔ ہسپتال۔ کالج۔ کارخانے۔
ٹریفک حادثہ	ٹریفک کا سپاہی۔ گاڑیوں کی بھیڑ۔ تنگ سڑک۔ انجان ڈرائیور۔

8- بارش کا پہلا قطرہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بوند	قطرہ	ستیاناس	تباہ ہونا۔خراب ہونا
موسلا دھار	تیز بارش	نہال	خوش
کھچڑی پکنا	صلاح مشورہ کرنا	جوگا	قابل
شناور	تیرنے والا	بچر مچر	ٹال مٹول کرنا
محیط	گھیرنا۔گھیرے ہوئے	گوں	کی طرح
خیاباں	راستہ۔سڑک	گھنگھور گھٹا	گہرا سیاہ بادل
دشوار	مشکل	دلاور	بہادر

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کیجئے۔

(ا) ہر قطرے کے دل میں کیا خطرہ تھا؟

جواب: ہر قطرے کو یہ خطرہ تھا کہ میں تو چھوٹا سا قطرہ ہوں اور اتنی بڑی زمین کی پیاس میں اکیلا کیسے بجھا سکتا ہوں۔

(ب) قطروں کو زمین پر گرنے کی ہمت کس نے دلائی؟

جواب: اک دلاور قطرے نے باقی سب قطروں کی ہمت بندھائی اور زمین پر گرنے کیلئے آمادہ کیا۔

(ج) قطروں کے برسنے سے پہلے زمین کی کیا حالت تھی؟

جواب: قطروں کے برسنے سے پہلے زمین مردہ حالت میں تھی یعنی درخت، پودے، گھاس وغیرہ سوکھ چکے تھے۔

(د) قطروں کے لگاتار برسنے سے زمین اور خلقت پر کیا اثر ہوا؟

جواب: قطروں کے لگاتار برسنے سے زمین میں جان پڑ گئی۔ سوکھے پودے ہرے ہو گئے۔ ہر طرف ہریالی لہلہانے لگی۔ لوگ خوش ہو گئے۔

(ہ) اس نظم کا مرکزی خیال بیان کریں۔

جواب: کسی نہ کسی کو کام میں پہل کرنا چاہیے۔

2- معنی لغت میں تلاش کر کے لکھیں۔ (گھنگھور گھٹا۔ حقیر۔ ستیاناس۔ بساط۔ سرگوشی۔ محیط۔ نہال)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھنگھور گھٹا	گہرے سیاہ بادل	ستیاناس	تباہ شدہ۔ برباد
حقیر	نکمی	بساط	حیثیت
سرگوشی	اشاروں کنایوں میں بات	محیط	گھیرے ہوئے
نہال	خوش ہونا		

3- متضاد لکھیں۔ (خوشی۔ بزدل۔ تنگ۔ حیوان۔ گرم۔ سچا۔ قدیم)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
خوشی	غمی	بزدل	بہادر
تنگ	کشادہ	حیوان	انسان
گرم	سرد	سچا	جھوٹا
قدیم	جدید		

4- جملے بنائیں۔ (خطرہ۔ حقیر۔ للکارنا۔ برملا۔ پیروی۔ خلقت۔ دشوار)

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
خطرہ	اندیشہ	سڑک عبور کرتے وقت دائیں بائیں دیکھ لیں ورنہ حادثے کا خطرہ ہے۔
حقیر	نکما۔ نکمی	اللہ نے کوئی چیز حقیر نہیں بنائی۔

للکارنا	زوردار آواز سے پکارنا	حضرت علی نے للکار کا مرحب کو مقابلے کے لئے بلایا۔
برملا	سب کے سامنے	اللہ کی بنائی کائنات دیکھ انسان برملا پکار اٹھتا ہے کہ خدا ہے۔
پیروی	تقلید کرنا۔ نقل کرنا	اچھے لوگوں کی پیروی کرو۔ کامیاب ہو جاؤ گے۔
خلقت	افراد۔ دنیا	جائے حادثہ پر بہت سی خلقت جمع تھی۔
دشوار	مشکل	میں دشوار گزار راستہ کیوں اختیار کروں۔

5- اس شعر کی نثر لکھیں۔

دیکھی جرات جو اس سخی کی دو چار نے اور پیروی کی

نثر: اس سخی کی جو جرات دیکھی (تو اس کی) پیروی اور دو چار نے کی۔

9- طبیعیات

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سنسان	ویران۔ خالی	سراب	نظر کا دھوکہ
پیش گوئی	کسی بات کی پہلے سے خبر دینا	بے تحاشا	بہت زیادہ
مزاحمت	روک۔ رکاوٹ	ماہیت	اصل حقیقت
کشش ثقل	زمین کی مقناطیسی طاقت	نظام شمسی	سورج کے گرد سیاروں کا نظام
متعین	مقرر	نظم وضبط	انتظام

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) سراب کسے کہتے ہیں؟

جواب: نظر کے دھوکے کو سراب کہتے ہیں۔

(ب) کشش ثقل سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین کی مقناطیسی قوت جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے کشش ثقل کہتے ہیں۔

(ج) جب مخالف سمت سے تیز ہوا چل رہی ہو تو چلنا کیوں مشکل ہوتا ہے؟

جواب: جب مخالف سمت سے تیز ہوا چل رہی ہوتی ہے تو چلنا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ ہوا مخالف سمت میں مزاحمت کی قوت استعمال کر رہی ہوتی ہے جس سے آگے بڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

(د) طبیعیات کے علم سے ہمیں کون کونسے فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: طبیعیات کے علم سے ہمیں قدرتی آفات کے عوامل سے آگاہی ملتی ہے کہ یہ کیوں اور کیسے آتی ہیں۔ اس کی طفیل ہم نے بہت سی ایجادات کی ہیں۔ گاڑیاں' جہاز' ریلوے انجن سب اسی کی بدولت ہیں۔

(ہ) ہوائی جہاز کس اصول کے تحت ہوا میں پرواز کرتا ہے؟

جواب: جب ہوائی جہاز اڑتا ہے تو اس کے نیچے ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے اور جسم کے نیچے ہوا کا دباؤ زیادہ رکھنے کے لئے جہاز کو پر لگائے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے جہاز اڑتے ہیں۔ یہ اصول پرندوں کے مشاہدہ سے حاصل کیا گیا تھا۔

2- متلازم الفاظ سے کیا مراد ہے؟ درج ذیل الفاظ کے تین تین متلازم لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: متلازم الفاظ: ایسے الفاظ جو کسی ایک لفظ سے کسی نہ کسی نسبت سے جڑے ہوئے ہوں متلازم الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً

گرمی: تیز دھوپ' گرم ہوا' پیاس وغیرہ۔

3- درج جملوں کو فعل مجہول میں تبدیل کریں۔

فعل معروف	فعل مجہول
خوشحال نے دروازے پر دستک دی	خوشحالی سے دروازے پر دستک دی گئی
ڈرائیور نے بس چلائی	ڈرائیور سے بس چلائی گئی
خزینہ نے چولہے میں آگ جلائی	خزینہ سے چولہے میں آگ جلائی گئی
مہمان خصوصی نے فیتہ کاٹا	مہمان خصوصی سے فیتہ کاٹا گیا
منعم نے مٹھائی بانٹی	منعم سے مٹھائی بانٹی گئی

4- مترادف لکھیں۔ (دوست۔ مفید۔ سنسان۔ دھوکا۔ اشیاء۔ برق۔ قوت۔ پرواز)

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
دوست	ساتھی۔ یار	مفید	فائدے مند
اشیاء	چیزیں	برق	بجلی
پرواز	اڑان	دھوکہ	فریب
قوت	طاقت		

10- تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جدوجہد	کوشش کرنا	پرورش و پرداخت	دیکھ بھال

صعوبتیں	تکالیف	جذبہ حریت	آزادی کا جوش
وفد	نمائندوں کی جماعت	مقررہ	تقریر کرنیوالی
بداعمالی	برے کام	پرعزم	مضبوط ارادہ
ان تھک	نہ تھکنے والا	منعقد	قائم کرنا۔ٹھہرانا
سول نافرمانی	قانون کی خلاف ورزی	قیادت	رہ نمائی۔رہنما
پہلو بہ پہلو	ساتھ ساتھ	رفاقت	ساتھ
مصائب	بہت سی مشکلیں	اعتراف	مان لینا

مشق

-1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) قائداعظم محمد علی جناح اس بات پر زور کیوں دیتے تھے کہ خواتین تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیں؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناح جانتے تھے کہ کوئی بھی قوم اپنی عظمت کی بلندیوں تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتی جب تک اس قوم کی خواتین قومی جدوجہد میں برابر کی شریک نہ ہوں۔ اس لئے وہ بار بار اپنے جلسوں میں اس بات پر زور دیتے رہے۔

(ب) محترمہ فاطمہ جناح نے ملک وملت کے لئے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح، قائداعظم محمد علی جناح کی دیکھ بھال کرتی تھیں اور ان کی مدد کرنے کے لئے ان تھک کوشش کرتی رہیں۔ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کی مسلمان خواتین اور مسلم طالبات کو منظم کر کے ان میں سیاسی شعور بیدار کیا۔ مسلم لیگی خواتین کو قائداعظم کے پیغامات اور ہدایات کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرتی رہیں۔

(ج) دہلی کے اجلاس میں قائداعظم محمد علی جناح نے کس بات پر خوشی کا اظہار کیا تھا؟

جواب: جب قائداعظم محمد علی جناح نے دہلی میں خواتین کا اجلاس بلایا تو اس تاریخی اجلاس میں جس قدر زیادہ تعداد میں خواتین شامل ہوئی تھیں۔ اس سے قائداعظم بہت متاثر ہوئے اور فرمایا مجھے خواتین کے متحد ہونے پر بے حد خوشی ہوئی ہے۔

(د) فروری 1947ء میں خضر حکومت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک کے دوران خواتین کو کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

جواب: فروری 1947ء میں پنجاب میں مسلم لیگ نے خضر حکومت کے خلاف جب سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کیا تو اس وقت ملک کے تمام صوبوں سے خواتین بڑی تعداد میں لاہور آئیں اور سول نافرمانی کی تحریک میں بھرپور شرکت کی۔ اس دوران انہیں طرح طرح کے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ مثلاً خواتین پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ آنسو گیس کے گولے پھینکے گئے۔ انہیں گرفتار کر کے جیلوں میں رکھا گیا۔

(ہ) سول نافرمانی کی تحریک کے دوران خواتین نے پنجاب میں کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: سول نافرمانی کی تحریک کے دوران جب خواتین کو گرفتار کیا جارہا تھا تو ایک لڑکی نے کمال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے سول سکریٹریٹ کی عمارت پر چڑھ کر یونین جیک اتار پھینکا اور اس کی جگہ مسلم لیگ کا پرچم لہرادیا اور جو خواتین جیل میں گئیں انہوں نے وہاں بھی کمال جرات سے جیل کی چھت پر چڑھ کر یونین جیک اتار پھینکا اور اس کی جگہ مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔

(و) صوبہ سرحد کی خواتین میں سے چند کے نام بتائیں۔ جنہوں نے تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔

جواب: تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کرنے والی خواتین جن کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا یہ ہیں۔ بیگم کمال الدین۔ بیگم زری سرفراز۔ بیگم شیریں وہاب۔ بیگم ممتاز جمال۔ بیگم نذیر طلحہ محمد اور بیگم سردار حیدر جعفری۔

(ز) صوبہ سرحد کی خواتین نے سول نافرمانی کے دوران کیا کارنامے انجام دیئے؟

جواب: کانگریسی حکومت کے خلاف صوبہ سرحد کی خواتین نے سول نافرمانی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ بیگم نذیر طلحہ محمد اور بیگم سردار حیدر جعفری نے سول سکریٹریٹ پشاور سے یونین جیک اتار کر سبز ہلالی پرچم لہرایا۔ لارڈ مونٹ بیٹن کی پشاور آمد پر پچاس ہزار خواتین نے برقعہ پوش جلوس نکالا اور مسلم لیگ اور پاکستان کے حق میں نعرے لگائے۔

-2 درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

ا۔ قیام پاکستان کے بعد خواتین کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اسمبلی میں ان کے لئے .... نشستیں مختص کی گئیں۔

ب۔ قرارداد پاکستان کی منظوری کے وقت خواتین کی نمائندگی .... نے کی۔

ج۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے نمائندہ وفد میں ایک خاتون .... بھی شامل تھیں۔

د۔ لارڈ مونٹ بیٹن کی پشاور آمد کے موقع پر .... برقعہ پوش خواتین نے جلوس نکالا۔

Info HuB HRMS SIS SED

جواب: (ا) 2 (ب) بیگم محمد علی (ج) بیگم سلمٰی تصدق حسین (د) پچاس ہزار

3- اعراب لگائیں۔ (منعقد۔ مقابلہ۔ مضبوط۔ شعور۔ منظم)

جواب: مُنعقِد۔ مُقابلہ۔ مضبُوط۔ شعُور۔ مُنظّم

4- جملے بنائیں۔ (تاریخ۔ محروم۔ حصے دار۔ قیادت۔ پہلو بہ پہلو۔ توقع۔ نمونہ۔ پرعزم۔

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
تاریخ	ماضی کے حالات وواقعات	پاکستان کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ پاکستان کس مشکلوں کے بعد حاصل ہوا۔
محروم	بے نصیب	اختر باپ کی میراث سے کیوں محروم رہا۔
حصے دار	ساتھی۔ شریک	شباب اور شبانہ باپ کی زمین میں حصے دار ہیں۔
قیادت	رہنمائی۔ رہنما	قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی قیادت کی۔
پہلو بہ پہلو	ساتھ ساتھ	خواتین نے مردوں کے پہلو بہ پہلو تحریک آزادی میں حصہ لیا۔
توقع	امید، بھروسا	توقع کی جارہی ہے کہ ہم اگلے سال ایک نیا ڈیم بنالیں گے۔
نمونہ	مثال۔ ماڈل	نبی اکرمؐ کی زندگی مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔
پرعزم	بھرپور ارادہ	ہم آج بھی پرعزم ہیں۔

5- متضاد لکھیں۔ (جاہل۔ مضبوط۔ زندگی۔ باپردہ۔ آزادی۔ زنانہ۔ اکثریت۔ اقرار)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
جاہل	عالم	آزادی	غلامی
مضبوط	کمزور	زنانہ	مردانہ
زندگی	موت	اکثریت	اقلیت
باپردہ	بے پردہ	اقرار	انکار

11- مسدس حالی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تمدن	تہذیب	یگانہ	لاثانی۔ بے مثال
تازیانہ	کوڑا۔ تقریر	تکرار	بحث۔ زبانی لڑائی

قبیلے	خاندان	لب جو	ندی کے کنارے
چلن	چال۔ رفتار	شرارا	چنگاری
قتل وغارت	دنگا فساد	صدہا	کئی۔ بہت زیادہ
بے باک	نڈر۔ آزاد	چالاک	مکار۔ ہشیار

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں:

(ا) شاعر نے عربوں کے چلن کو وحشیانہ کیوں کہا ہے۔

جواب: شاعر نے عربوں کے چلن کو اس لئے وحشیانہ قرار دیا ہے کہ وہاں پر کوئی قانون نہ تھا بلکہ ہر ایک کی اپنی سوچ اپنی مرضی تھی۔

(ب) عرب میں دو اشخاص کی لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا تھا؟

جواب: عرب میں دو اشخاص کی لڑائی کبھی ختم ہونے میں ہی نہ آتی تھی۔ نتیجہ یہ کہ کئی کئی سالوں تک ان میں وہ لڑائی جاری رہتی تھی۔

(ج) شاعر نے عربوں کی قتل و غارت گری کی وجہ سے انہیں کس سے تشبیہ دی ہے؟

جواب: شاعر نے عربوں کو قتل و غارت گری کی وجہ سے انہیں درندوں سے تشبیہ دی ہے۔

(د) حالی نے مسدس کے ان اشعار میں عرب کے زمانہ جاہلیت کی جو تصویر کشی کی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: حالی نے مسدس میں عرب کے زمانہ جاہلیت کی تصویریں کھینچی ہے کہ نہ وہاں کوئی سلطنت تھی۔ نہ کوئی بادشاہ تھا۔ اور نہ کوئی قانون تھا۔ بس ہر کسی کی اپنی مرضی تھی۔ جو طاقت ور تھا وہ کمزوروں پر ظلم کرتا تھا۔ ان میں جہالت کا دور دورہ تھا۔ وہ فساد کئے رہتے۔ لوٹ مار کرتے۔ جب کوئی ضد پر آجاتا تو ٹلنے کا نام نہ لیتا۔ اگر جھگڑ پڑتے تو صلح کا دور دور تک امکان نہ تھا۔ کہیں مویشیوں کے چرانے پہ جھگڑ پڑتے۔ کہیں اس بات پر لڑ پڑتے کہ تو نے گھوڑا پہلے کیوں بڑھایا۔ تو نے پہلے پانی کیوں پلایا۔ یہ حالت تھی اس وقت عرب کے اس خطے کی۔

(ہ) سیرت النبیؐ کے موضوع پر تین پیراگراف کا مضمون تحریر کریں۔

جواب: سیرت النبیؐ پر مضمون استاد کی مدد سے تحریر کریں۔

2- مسدس کے تیسرے بند کی تشریح کریں۔

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ عرب کی حالت یہ تھی کہ ذرا سی بات پر اگر کوئی اڑ گیا تو پھر ٹلنے میں نہیں آتا تھا۔ اور جب کوئی بگڑ جاتا یعنی ناراض ہو جاتا تھا تو ماننے میں نہیں آتا تھا۔ اگر کہیں دو آدمی آپس میں لڑ پڑتے تھے تو کئی قبیلے ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے تھے۔ مگر کوئی صلح کرانے کی بات نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ذرا سی بات خلاف توقع کسی کے منہ سے نکل جاتی تو پس سارے ملک میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھتی تھی۔

3- جملے بنائیں۔

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
چرچا	مشہوری	عربوں کی جہالت کے چرچے دور دور تک تھے۔
تمدن	تہذیب۔ رہن سہن	عربوں کا ہنوز کوئی تمدن نہ تھا۔
پیوند	جوڑ۔ ساتھ ملانا	عرب کے خطے کے ساتھ کسی دوسرے ملک کا پیوند نہ تھا۔
یگانہ	اکیلا۔ لاثانی	لوٹ مار کرنے میں عرب باشندے یگانہ تھے۔
قتل و غارت	فساد۔ لڑائی جھگڑے	قتل و غارت گری عربوں کا شیوہ تھا۔
اڑ بیٹھنا	ضد کر لینا	جب کوئی کسی بات پر اڑ جاتا تو ٹلنے کا نام نہ لیتا۔
تکرار	زبانی لڑائی	ان میں اکثر آپس کی تکرار ہوتی رہتی تھی۔

4- اس نظم میں پانچ محاورے تلاش کر کے جملے بنائیں۔

محاورے	مطلب	جملوں میں استعمال
پیوند جدا ہونا	کسی سے میل ملاپ نہ ہونا	عرب سب سے اپنا پیوند جدا رکھتے تھے۔
اڑ۔ بیٹھنا	ہٹ دھرمی	عرب جب اڑ بیٹھتے تھے تو ٹلنے کا نام نہ لیتے تھے۔
بھڑک اٹھنا	فوراً لڑنے پر آمادہ ہو جانا	وہ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتے تھے۔
شرارہ بلند ہونا	ناقابل فہم بات کا عیاں ہونا	ذرا سا شرارہ بلند ہوا بس جھگڑا شر...
تکرار ہونا	تو' تو' میں میں ہونا	عموماً ان کی آپس میں تکرار ہوتی رہتی تھی۔

5- مصرعے مکمل کریں۔

☆ نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے۔

☆ ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا۔

☆ فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ۔

☆ تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے۔

☆ یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں۔

12- مثبت سوچ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دھکم پیل	دھکے دینا	جم غفیر	ہجوم۔ بھیڑ
کھچا کھچ	بہت زیادہ۔ بکثرت	بے ہنگم	غیر موزوں
کوفت	تکلیف	مطلوبہ	خواہش کے مطابق

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) زندگی میں نظم و ضبط نہ ہونے سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب: اگر زندگی میں نظم و ضبط نہ ہو تو اس سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ بس سٹاپ پر نظم و ضبط سے قطار بنا کر سوار نہیں ہوتے تو دھکم پیل شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بنک کی کھڑکی کے سامنے قطار نہیں بناتے تو بھی دھینگا مشتی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ نے اپنے گھر میں نظم و ضبط نہیں رکھا تو بھی معاشی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر آپ بلب ضرورت کے وقت جلائیں تو فائدہ ہو گا اور اگر ضرورت سے زیادہ بلب اور پنکھے چلا رہے ہیں تو نقصان ہی ہو گا۔

(ب) نظم و ضبط کی ضرورت کہاں کہاں پڑتی ہے؟

جواب: زندگی میں نظم و ضبط ہر جگہ ہونا چاہیے۔ وقت کی پابندی میں بھی نظم و ضبط ہو۔ کھانے پینے میں۔ اٹھنے بیٹھنے میں۔ سفر میں۔ سکول میں' ہسپتال میں۔ سیر گاہوں میں' سڑکوں پر' جہاں جہاں انسان جائے گا نظم و ضبط بھی ساتھ ہو گا۔ اگر نہیں تو نقصان ضرور ہو گا۔

(ج) جس طرح یاسر ہر بات پر غور کر رہا تھا کیا آپ بھی اس طرح

Info Hub HRMS SIS SED

سوچتے ہیں؟

جواب: ہاں! بالکل میں بھی اسی طرح سوچتا ہوں اور میں یاسر کی تائید کرتا ہوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر پاکستانی کو اس طرح سوچنا ہوگا۔

(د) زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل کے بارے میں سوچ کر آپ نے انہیں ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے۔ بیان کریں۔

جواب: زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل کے بارے میں میں نے یہ کیا ہے کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ بس سٹاپ، ڈاکخانہ، ہسپتال، بنک وغیرہ میں ہجوم ہے تو قطار بنانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اپنے سے پہلے آئے ہوئے گاہک کو آرام سے سودا خریدنے دیتا ہوں اور اپنی باری کا انتظار کرتا ہوں اور دوسرے لوگوں کو اس نظم وضبط کے بارے میں آگاہی دیتا ہوں۔

-2 اگر آپ نے کبھی بس میں سفر کیا ہے؟ تو اس کی روداد لکھیں۔

جواب: طالب علم خود یہ روداد لکھے۔

-3 مندرجہ ذیل الفاظ ومحاورات کے معنی لکھیں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ و محاورات	مطلب ومعانی	جملوں میں استعمال
ہلہ بولنا	حملہ کردینا	طالبان نے ایبٹ آباد پر ہلہ بول دیا۔
جم غفیر	بھیڑ، ہجوم	آج بس سٹاپ پر ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔
دھکم پیل	دھکے دینا	دھکم پیل میں میرا جوتا گم ہوگیا۔
ٹوٹ پڑنا	حملہ کردینا	بس کے آتے ہی لوگ بس پر ٹوٹ پڑے۔
کھچا کھچ	ضرورت سے زیادہ ہونا	بس پہلے ہی کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔
چھینا جھپٹی	زبردستی چھیننا	چھینا جھپٹی میں بیگم اپنا پرس گنوا بیٹھی۔
چاروں شانے چت	سیدھا یعنی پیٹھ کے بل گرنا	کیلے کے چھلکے پر پاؤں آتے ہی یاسر چاروں شانے چت ہوگیا۔

-4 **جملے درست کریں۔**

غلط جملے	درست جملے
یاسر بس کی انتظار کر رہا تھا۔	یاسر بس کا انتظار کر رہا تھا۔
بس چلانے میں ڈرائیور کو دقت پیش آرہا تھا	بس چلانے میں ڈرائیور کو دقت پیش آرہی تھی۔
شام کو وہ اٹھا اور نماز پڑھا۔	شام کو وہ اٹھا اور نماز پڑھی۔
اس کا بہن ٹیلی وژن دیکھ رہی تھی۔	اس کی بہن ٹیلی وژن دیکھ رہی تھی۔
اگر بس سٹاپ پر قطار بنالیا جائے تو کتنا اچھا ہو۔	اگر بس سٹاپ پر قطار بنالی جائے تو کتنا اچھا ہو۔
ہمیں وقت کا قدر کرنا چاہیے۔	ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے۔

-5 **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

☆ بس سٹاپ، بنک یا ڈاکخانے میں ہمیں انتظار کرنا چاہیے۔
o اپنے دوست کا　o باری کا ✓
o اپنے بھائی کا　o اپنے ساتھی کا

☆ مختلف جگہوں پر ہدایات کے بورڈ لگائے جاتے ہیں:
o خوبصورت کیلئے　o عمل کرنے کیلئے ✓
o محفوظ ہونے کیلئے　o عبرت کیلئے

☆ پھل وغیرہ کھا کر چھلکے پھینکنے چاہئیں:
o بس میں　o سڑک پر
o گلی میں　o کوڑادان میں ✓

☆ لائبریری میں آکر:
o خاموش رہنا چاہیے ✓　o باتیں کرنی چاہئیں
o گھومتے رہنا چاہیے　o ہنستے رہنا چاہیے

☆ گھر کے فالتو بلب بجھا دیں تاکہ:
o تاریکی ہو جائے　o بجلی کی بچت ہو ✓
o مہمان نہ آئیں　o پتا چلے یہاں کوئی نہیں رہتا

13- فٹ بال

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جبلی	فطری	تازہ دم	چست
نومولود	نیا پیدا ہونے والا بچہ	پھرتی	تیزی
چاق وچوبند	ہوشیار۔ چست	ازل	ماضی کی ہمیشگی

مشق

-1 **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔**

(ا) فٹ بال ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

جواب: فٹ بال ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔

(ب) ٹیم کا جو کھلاڑی گول میں کھڑا ہوتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ٹیم کا جو کھلاڑی گول میں کھڑا ہوتا ہے اسے گول کیپر کہتے ہیں۔

(ج) ریفری کیا فرائض انجام دیتا ہے؟

جواب: کھیل کی نگرانی کرنے والے کو ریفری کہتے ہیں۔ ریفری کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ کھیل کو قواعد وضوابط کے مطابق کھلاتا ہے۔

(د) کس قسم کا فاؤل کرنے پر ریفری کھلاڑی کو میدان سے باہر بھیج دیتا ہے؟

جواب: جب کوئی کھلاڑی بار بار فاؤل کرے تو ریفری اس کھلاڑی کو سرخ رنگ کا کارڈ دکھا کر میدان سے باہر بھیج دیتا ہے۔

(ہ) وارننگ کیلئے ریفری کھلاڑیوں کو کون سا کارڈ دکھاتا ہے؟

جواب: غلطی کرنے والے کھلاڑی کو وارننگ کے طور پر ریفری پیلے رنگ کا کارڈ دکھاتا ہے۔

(و) فٹ بال کے علاوہ پاکستان میں اور کون کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟

جواب: فٹ بال کے علاوہ پاکستان میں کرکٹ، ہاکی، بیڈمنٹن، سکواش۔ ٹینس وغیرہ کھیلے جاتے ہیں۔

(ز) پینلٹی کک سے کیا مراد ہے؟

جواب: گول کے قریب فاؤل کرنے پر پینلٹی کک ملتی ہے۔ پینلٹی کک ملنے کی صورت میں گول میں صرف گول کیپر کھڑا ہوتا ہے اور مخالف ٹیم کا ماہر کھلاڑی کک لگاتا ہے۔

(ح) فٹ بال کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ کب منعقد کیا جاتا ہے؟

جواب: فٹ بال کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ہر چار سال کے بعد منعقد ہوتا ہے۔

-2 مندرجہ ذیل کو جملوں میں استعمال کریں۔ (دفاع۔ حملہ آور۔ آغاز۔ زوردار۔ ورزش۔ مخالف۔ دانستہ۔ اجازت)

الفاظ	جملوں میں استعمال
دفاع	گول کیپر اپنے گول کا دفاع کرتا ہے۔
حملہ آور	حملہ آور کھلاڑی نے پوری قوت سے کک لگائی۔
آغاز	ٹاس جیتنے والی ٹیم نے کھیل کا آغاز کیا۔
زوردار	گول کے قریب گول کیپر کو زوردار کک کا سامنا کرنا پڑا۔
ورزش	فارغ وقت میں تمام کھلاڑی ورزش کرتے ہیں۔
مخالف	ہر ٹیم اپنی مخالف ٹیم کو ہرانا چاہتی ہے۔
دانستہ	دانستہ غلطی کرنے پر ریفری سخت سزا دیتا ہے۔
اجازت	گول کے قریب فاؤل کی اجازت نہیں ہوتی۔

-3 کھیل کے فوائد پر ایک مضمون تحریر کریں۔

جواب: مضمون اپنے استاد کی مدد سے خود تحریر کریں۔

-4 فعل معروف کو فعل مجہول میں تبدیل کریں۔

فعل معروف	فعل مجہول
☆ میں نے قرآن پڑھا۔	مجھ سے قرآن پڑھا گیا۔
☆ آمنہ نے اپنے بھائی کی سالگرہ پر خوبصورت قلم کا تحفہ دیا۔	آمنہ سے بھائی کی سالگرہ پر خوبصورت قلم کا تحفہ دیا گیا۔
☆ دوستوں نے مل کر کھانا کھایا۔	دوستوں سے مل کر کھانا کھایا گیا۔
☆ ہم سب نے مل کر فٹ بال میچ دیکھا۔	ہم سب سے مل کر فٹ بال میچ دیکھا گیا۔
☆ عالیہ اور محسن نے کیمپ میں نادار لوگوں کے ساتھ عید منائی۔	عالیہ اور محسن سے کیمپ میں نادار لوگوں کے ساتھ عید منائی گئی۔

14- ملی نغمہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بشارت	خوشخبری	مروت	لحاظ
الہام	خدا کی طرف سے دل میں آئی ہوئی بات	جیالا	جرات مند
اجالا	روشنی	تعاون	مدد
اثاثہ	سرمایہ	ندا	آواز۔ پکار
انقلابی	کایا پلٹنے والا	خطہ	ملک۔ سرزمین

مشق

-1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) اس ملی نغمے کا شاعر کون ہے؟

جواب: اس ملی نغمے کا شاعر جناب جمیل الدین عالی ہے۔

(ب) ''ندا قائد کی ہے، اقبال کا الہام پاکستان'' اس سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس مصرعے سے شاعر کی مراد ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کی آواز تھی کہ پاکستان بنے گا اور علامہ اقبال نے اس کا خواب دیکھا تھا۔

س ''شہیدوں کی امانت'' سے کیا مراد ہے؟

Info Hub HRMS STS SED

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ جب پاکستان وجود میں آیا اور ہندوستان سے بہت سے لوگ اٹھ کر جب پاکستان آئے تو راستے میں ہندوؤں اور سکھوں نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ پاکستان ان شہیدوں کی ہمارے پاس امانت ہے۔

-2 اس نغمے میں جہاں جہاں ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ انہیں الگ کر کے لکھیں۔

جواب: انعام- پیغام نام لبام

رحمت بشارت محنت امانت

مروت محبت

منائے چھائے بنائے آئے جائے پائے

-3 اس نغمے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

-4 یہ ملک پاکستان میرے لئے اللہ کا انعام ہے اور میرے لئے ایک پیغام ہے جو محبت اور امن کا پیغام ہے۔ یہ خدا کی رحمت اور بشارت ہے۔ کئی نسلوں کی قربانیوں اور جیالوں اور شہیدوں کی امانت اور اثاثہ ہے اور یہاں تعاون اور مروت ہے محبت ہی محبت ہے۔ اسی لئے تو تاریخ نے اسے پاکستان کا خطاب دیا ہے۔ دیکھنا ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ اندھیروں کو اجالوں میں بدل دے گا۔ کیونکہ یہ ملک انقلابی ملک ہے۔ انشاء اللہ وہ دور بھی آنے والا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ ترقی کرتا جائے گا۔ کیونکہ یہ قائداعظم کے دل کی آواز ہے یہ اقبال کا خواب اور اس کی تعبیر ہے۔

-4 جملے بنائیں۔ جواب:

الفاظ	جملے
بشارت	اللہ مومن کو ہی بشارت دیتا ہے۔
اثاثہ	پاکستان ہمارا اثاثہ ہے۔
انعام	پاکستان اللہ کا ہمارے لئے انعام ہے۔
قربانی	ہمارے بزرگوں نے اس کے لئے قربانیاں دیں۔
مروت	یہ خط بامروت لوگوں کا ہے۔
پیغام	قائد کے پیغام پر نظر رکھو۔

-5 متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آگ	پانی	بیمار	تندرست
غلامی	آزادی	رنگین	بے رنگ
آغاز	اختتام	زندہ	مردہ
ادنیٰ	اعلیٰ	رنج	خوشی

15- ابتدائی طبی امداد

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چشم تصور	سوچ کی آنکھ	جھلملاتی	جھلمل جھلمل کرتی
نکسیر	ناک سے خون آنا	بدحواس	پریشان
چہ میگوئیاں	طرح طرح کی باتیں کرنا	خدمت خلق	لوگوں کی مدد کرنا

مشق

-1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) حادثے کی خبر سنتے ہی مصنف نے کیا کیا؟

جواب: حادثے کی خبر سنتے ہی مصنف پاگلوں کی طرح ریلوے لائن کی طرف دوڑا۔

(ب) جب وہ ریل گاڑی کے پاس پہنچا تو اس نے کیا دیکھا؟

جواب: جب وہ ریل گاڑی کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ دونوں گاڑیوں کے ڈبے گڈمڈ ہوئے پڑے تھے اور بہت سی گاڑیاں جن پر ایمبولینس لکھا ہوا تھا ادھر آ رہی تھیں اور لوگوں کو بھر بھر کر ہسپتالوں میں لے جا رہی تھیں۔

(ج) مصنف کس بات سے متاثر ہوا؟

جواب: ابتدائی طبی امداد دینے والوں کو فریضہ انجام دیتے دیکھ کر مصنف بہت متاثر ہوا اور وہ کام سیکھتے اسے شوق پیدا ہوا۔

(د) ابتدائی طبی امداد سے کیا مراد ہے۔

جواب: چوٹ لگنے سے ڈاکٹر تک پہنچانے تک کے درمیانی وقفے میں کیا جانے والا فوری علاج فرسٹ ایڈ یا ابتدائی طبی امداد کہلاتا ہے۔

(ہ) مصنف کو ابتدائی طبی امداد کے بارے میں جاننے کا شوق کیوں پیدا ہوا؟

جواب: حادثہ کی جگہ پر فلاحی اداروں نے جو ابتدائی طبی امداد فراہم کی تھی اسے دیکھ کر مصنف کو ابتدائی طبی امداد کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہوا۔

(و) کتے کے کاٹے اور سانپ کے کاٹے کے مریض میں سے پہلے

کس کو ہسپتال لے جانا چاہیے۔

جواب: سانپ کے کاٹے مریض کو سب سے پہلے ہسپتال لے جانا چاہیے۔

(ز) حادثے کی جگہ پر زخمیوں کے ارد گرد لوگوں کو کیوں جمع نہیں ہونا چاہیے؟

جواب: حادثے کی جگہ پر زخمیوں کے ارد گرد اگر لوگ جمع ہونگے تو زخمیوں کو طبی امداد ملنے میں خلل پڑے گا۔ جس سے مریض کی حالت مزید خراب ہوسکتی ہے۔ اس لئے زخمیوں کے ارد گرد جمع نہ ہونا چاہیے۔

(ح) ہر شخص کے لئے ابتدائی طبی امداد کے اصولوں کے بارے میں جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب: ابتدائی طبی امداد کے اصولوں کو اس لئے ہر ایک جاننا اور سیکھنا ضروری ہے تاکہ وقت پڑنے پر زخمیوں کو فوری اور بالکل قریب سے امداد بہم پہنچائی جاسکے۔

(ط) رضا کار کسے کہتے ہیں؟ وہ کس طرح سے کام کرتا ہے؟

جواب: کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے کسی تنظیم کے ساتھ بغیر تنخواہ یا کسی لالچ کے منسلک ہوجائے۔ تو اسے رضا کار کہا جاتا ہے۔ تنظیم کے ماہر لوگ رضا کاروں کو ابتدائی طبی امداد کے اصول طریقہ علاج وغیرہ کی باقاعدہ تربیت دیتے ہیں۔ پھر رضا کار وقت پڑنے پر کام کرتے ہیں۔

2- درج ذیل کے پانچ پانچ متلازم الفاظ لکھیں۔

الفاظ	متلازم الفاظ
حادثہ	کارٹریکٹر۔ زخمی۔ ایمبولینس۔ ہسپتال۔ رضا کار
گاؤں	کھیت۔ ٹیوب ویل۔ فصلیں۔ کھیتی باڑی۔ سبزیاں
ہسپتال	مریض۔ ڈاکٹر۔ کیسز۔ ایمبولینس۔ ایمرجنسی وارڈ
ریل گاڑی	ٹکٹ گھر۔ قطار بناؤ۔ قلی۔ ریلوے اسٹیشن۔ مسافرخانہ

3- واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع	جمع	واحد
حادثہ	حادثات	اسباب	سبب
عضو	اعضاء	ادارے	ادارہ
خدشہ	خدشات	واقعات	واقعہ

16- دو کنجوس

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چکھنا	ذائقہ دیکھنا، شروع کرنا	چکنا	روغنی

فراخدلی	کھلے دل سے	کنجوس	بخیل، خرچ نہ کرنے والا
دسترخواں	وہ کپڑا جس پر کھانا رکھ کر کھایا جاتا ہے	دیانتداری	ایمانداری
صحت بخش	تندرستی دینے والی	دعوت	بلاوا
ذرا سا	تھوڑا سا		

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) بڑے کنجوس نے اپنے دوست کو دعوت پر کیوں بلایا؟

جواب: بڑے کنجوس کا کوئی دوست نہیں تھا اور اسے کوئی اپنی کسی تقریب میں بلاتا تھا اس لئے اس نے چھوٹے کنجوس سے کہا کہ میں چاہتا ہوں میں بہت بڑی دعوت کروں اور تم اکیلے میرے مہمان ہو۔ چھوٹے کنجوس نے یہ دعوت قبول کرلی۔

(ب) گاؤں کے لوگ دو کنجوسوں سے ملنا کیوں پسند نہیں کرتے تھے؟

جواب: گاؤں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہوچکی تھی کہ جو ان کنجوسوں کو دیکھ لے گا اس کے دن بھر مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اگر کوئی ان کا نام لے گا تو اس کا پورا دن ضائع ہوجائے گا۔ اس لئے لوگ ان دونوں کنجوسوں سے ملنا پسند نہ کرتے تھے۔

(ج) چھوٹے کنجوس نے کیا کھانے کی فرمائش کی؟

جواب: چھوٹے کنجوس نے دودھ کی میٹھی روٹی کھانے کی فرمائش کی تھی۔

(د) بڑے کنجوس نے دعوت میں اپنے مہمان کو کیا کھلایا؟

جواب: بڑے کنجوس نے چھوٹے کنجوس کو کچھ نہیں کھلایا بلکہ وہ اپنے مہمان کو دریا پر لے گیا اور اسے کہا جتنا چاہے جی بھر کے پیو۔ یہ بڑا صحت بخش چیز ہے۔

2- جملے بنائیں۔ (کنجوس۔ افواہ۔ جشن۔ دیانتداری۔ صحت بخش۔ فراخدلی۔

الفاظ	جملے
کنجوس	کنجوس سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔
افواہ	لوگ الٹی سیدھی افواہ پھیلاتے رہتے ہیں۔
جشن	آج مسلمان جشن عید میلاد النبی منا رہے ہیں۔

دیانتداری	اپنا کام ہمیشہ دیانتداری سے کرو۔
صحت بخش	زیارت ایک صحت بخش مقام ہے۔
فراخدلی	معاف کرنے میں فراخدلی سے کام لیا کرو۔

-3 ذیل میں دیئے گئے جملوں کو مجہول میں تبدیل کریں۔

فعل معروف	فعل مجہول
☆ بڑے کنجوس نے دعوت کا انتظام کیا۔	دعوت کا انتظام کیا گیا۔
☆ اسلم نے کھانا اور پھل کھائے۔	کھانا اور پھل کھائے گئے۔
☆ مسافروں نے رک کر نماز پڑھی۔	رک کر نماز پڑھی گئی۔
☆ ہم نے لاہور کی بادشاہی مسجد دیکھی۔	لاہور کی بادشاہی مسجد دیکھی گئی۔

-4 سبق میں سے پانچ استفہامیہ جملے تلاش کر کے لکھیں۔

جواب: 1- وہ کون کون سے کھانے پسند کرے گا؟

-2 کیا تمہاری دودھ کی روٹی میٹھی اور نرم ہے؟

-3 تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ مکھن پورے ملک میں بہترین ہے؟

-4 کیا یہ تیل کی طرح چکنا ہے؟

-5 کیا خیال ہے تمہارا؟

-5 اس کہانی سے آپ کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟

جواب: اس کہانی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کنجوسی کرنا بہت بری بات ہے۔ یہ اللہ کریم کی ناشکری کرنے والا فعل ہے جو اللہ کریم کو بالکل ناپسند ہے۔

-6 کنجوس کا الٹ ''فضول خرچ'' ہے۔ کیا فضول خرچی اچھی عادت ہے؟ تفصیلی جواب تحریر کریں۔

جواب: فضول خرچی بھی اچھی عادت نہیں۔ کیونکہ فضول خرچی میں دو بڑی اور بری خرابیاں خاص طور پر نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ فضول ہر چیز خریدنے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ بھی جو اسے چاہیے ہی نہیں۔ جیسا کہ ایک آدمی کے پاس ایک کار پہلے سے موجود ہے اور ہر مہینے ایک نئی کار خریدتا چلا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ اپنے آنے والے کل کے لئے یا اپنی آنے والی نسل کے لئے کچھ نہیں سوچتا اور آخر کار کنگال ہو جاتا ہے۔ ادھر اللہ کریم کا حکم ہے کہ اپنی زندگیوں میں اعتدال پیدا کرو اور فضول خرچی مت کرو۔

-17 میں روزے سے ہوں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گفتار	گفتگو	تکرار	بحث
بہ لحن تر	سریلی آواز کے ساتھ	تازہ غزل	نئی غزل
اظہار	کسی بات کو ظاہر کرنا	کرب	غم۔ رنج۔ تکلیف
کترا کے	بچ کے	بہر زیارت	دیکھنے کے لئے
برخوردار	بیٹا، اقبال مند	مصرع	شعر کا ایک حصہ

مشق

-1 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) اس نظم میں شاعر نے روزہ دار کی کن کن مشکلات کا ذکر کیا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر نے روزہ دار کی مختلف چند مشکلات کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں:
زیادہ بول چال۔ کسی بات پر بحث کرنا۔ کسی غم کا عیاں کرنا وغیرہ۔

(ب) شاعر نے ہر فائل پر کیا مصرع لکھا؟

جواب: شاعر نے ہر فائل پر یہ مصرع لکھا تھا۔ کام ہو سکتا نہیں سرکار، میں روزے سے ہوں۔

(ج) اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: روزے دار کا خیال رکھا جائے۔ تاکہ وہ تنگ نہ ہو جائے اور روزہ خوش اسلوبی سے گزر جائے۔

(د) کیا روزہ رکھ کر کوئی کام کر سکتا ہے؟

جواب: روزہ رکھ کر ہر آدمی کام کر سکتا ہے۔ لیکن سکون سے اور آہستہ۔ کیونکہ روزہ میں انسان جلد تھک جاتا ہے۔ لیکن کام کر سکتا ہے۔

(ہ) شاعر نے طنز و مزاح کے ذریعے معاشرے کی کون کون سی برائی کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

جواب: شاعر نے طنز و مزاح کے ذریعے معاشرے کی چند ایک برائیوں کو ختم کرنے کی سعی کی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ بحث و مباحثہ سے پرہیز کریں۔ ہر وقت غم و اندوہ کی باتیں بھی ٹھیک نہیں اور یہ کہ لوگوں کو مت بتاتے پھرو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ مزید یہ کہ بیوی بچوں سے غصیلی باتیں مت کرو۔ ان سے لڑنے جھگڑنے والی باتیں نہ کرو اور شام کو رشتہ داروں کو ان کے ہاں جا جا کر یہ نہ بتاتے پھرو کہ میں روزے رکھ رہا ہوں

Info Hub HRMS STS SED

وغیرہ وغیرہ۔

2- جملے بنائیں۔ (گفتار۔ تکرار۔ احسان۔ زیارت۔ دوست۔ ہوشیار)

الفاظ	جملے
گفتار	جو گفتار کے دھنی ہوتے ہیں عمل سے عموماً گریز کرتے ہیں۔
تکرار	فضول تکرار سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔
احسان	احسان کرو کہ تم پر احسان کیا جائے۔
زیارت	پاکستان میں زیارت کے کئی مقام ہیں۔
دوست	انور میرا بہترین دوست ہے۔
ہوشیار	لومڑی بہت ہوشیار جانور ہے۔

3- متضاد لکھیں۔ (راستہ۔ مشکل۔ پتھر۔ غربت۔ بچے۔ دوست)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
راستہ	پگڈنڈی	پتھر	ہیرا
مشکل	آسانی	غربت	امارت
بچے	بوڑھے	دوست	دشمن

4- **مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں:**

میرا روزہ ایک احسان ہے، لوگوں کے سر
مجھ کو ڈالو موتیے کے ہار میں روزے سے ہوں

تشریح: اس شعر میں شاعر نے مزاح کا انداز اپنائے ہوئے ایک منفی رویے کی نشاندہی کی ہے کہ لوگ روزہ رکھ لیتے ہیں پھر ان کا عمل اس قسم کا ہو جاتا ہے کہ جیسے روزہ رکھ کر وہ دوسروں پر احسان کر رہے ہیں اور متمنی ہوتے ہیں کہ لوگ انہیں شاباش دیں کہ واہ کیا بات ہے کہ اس آدمی نے سارے روزے رکھے ہیں۔ یہ دکھاوا ہے۔ جس کی طرف شاعر نے اشارہ کیا ہے۔

5- **جملے درست کریں۔**

غلط جملے	درست جملے
☆اس کی زخم گہری ہے۔	اس کا زخم گہرا ہے۔
☆میں نے عرض کیا تھا۔	میں نے عرض کی تھی۔
☆میں نے اخبار پڑھی۔	میں نے اخبار پڑھا۔
☆وہ گہرے سوچ میں پڑ گیا۔	وہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔
☆بارش کے بعد کیچڑ ہو گیا۔	بارش کے بعد کیچڑ ہو گئی۔
☆ضد کرنی اچھی نہیں۔	ضد کرنا اچھا نہیں۔

18- قومی ادارے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نظم و نسق	انتظام	شعور	عقل
انتشار	افراتفری، بکھر جانا	انفرادیت	سب سے الگ
مہذب	تہذیب یافتہ	گامزن	چلنا
بہبود	بہتری	ثانوی	دوسری (قسم)
نونہال	ننھا پودا، ننھا بچہ	خوش اسلوبی	اچھے انداز سے
نعم البدل	کسی چیز کا قائم مقام	ضامن	ضمانت دینے والا
تدارک	روک تھام	استوار	قائم کرنا
اخوت	بھائی چارہ	مساوات	برابری

مشق

1- خالی جگہ پر کریں۔

(ا) پاکستان میں ہر شہری کو............کے حقوق حاصل ہیں۔
(زیادہ۔ کم۔ برابر۔ مناسب)

(ب) تعلیم انسان کی............ضرورت ہے۔
(پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی)

(ج) اسلامی معاشرے میں حکومت نہیں بلکہ............کی جاتی ہے۔
(مذاق۔ خدمت۔ جنگ۔ محبت)

(د) محکمہ پولیس کی موجودگی سے عوام کو......کا احساس ہوتا ہے۔
(تحفظ۔ ڈر۔ خوشی۔ غم)

(ہ) پاکستان میں شہری دفاع کا نظام بڑا............ہے۔
(کمزور۔ مضبوط۔ مستحکم۔ وسیع)

جوابات: (الف) برابر (ب) پہلی (ج) خدمت (د) تحفظ (ہ) مستحکم

2- **درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:**

(ا) قومی اداروں کا قیام کیوں ضروری ہے؟

جواب: ملکی انتظامات کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے قومی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔

(ب) تعلیم کی اہمیت پر ایک پیراگراف لکھیں۔

جواب: جس طرح انسان کے لئے کھانا اور پانی ضروری ہیں اسی طرح تعلیم بھی انسان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ تعلیم انسان

کو حیوانی سطح سے اٹھا کر انسانی سطح پر لے جاتی ہے۔ تعلیم زندگی میں نظم و ضبط پیدا کر کے معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ تعلیم ہی کی بدولت آج انسان چاند پر پہنچ چکا بلکہ اس سے بھی آگے دوسرے سیاروں تک پہنچ چکا ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیم تمدنی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی، ذہنی، جسمانی اور روحانی میدانوں میں انسان کو انسانیت کی معراج تک پہنچا دیتی ہے۔

(ج) محکمہ پولیس کیا فرائض انجام دیتا ہے؟

جواب: محکمہ پولیس کے ذمہ عدل و انصاف، اخوت و بھائی چارہ، آزادی اور مساوات کے لئے عوام کا تحفظ اور ظلم و زیادتی روکنا ہے۔ تا کہ ملک میں فساد برپا نہ ہو جائے۔

(د) شہری دفاع کے رضا کاروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: فوج اور پولیس کے علاوہ ملک میں شہری دفاع کے لئے مختلف تنظیمیں اپنی مرضی سے حکومت کا ہاتھ بٹانے میں مدد کرتی ہیں اور حکومت سے کچھ لالچ بھی نہیں رکھتیں۔ ان تنظیموں کے کارندے رضا کار کہلاتے ہیں۔

(ہ) کم از کم پانچ قومی اداروں کے نام لکھیں۔

جواب: فوج۔ پولیس۔ بینک۔ پوسٹ آفس۔ بلدیات۔ ریلویز وغیرہ۔

3- مندرجہ ذیل میں سے درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(1) پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ (غلط۔ درست)

(2) تعلیمی اداروں سے شرح خواندگی کم ہوتی ہے۔ (غلط/درست)

(3) صحت جیسی نعمت کا کوئی نعم البدل نہیں۔ (غلط، درست)

(4) شہری رضا کار سرکاری ملازم ہوتے ہیں۔ (غلط، درست)

جوابات: (1) درست (2) غلط (3) درست (4) غلط

4- درج ذیل میں سے مذکر اور مونث الگ الگ کریں۔

مونث	مذکر
فوج	قلم
نعمت	انصاف
صحت	عمل
درد	وطن

19- ہم یونہی مسکراتے رہیں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی

من جانا	مان جانا	گھونسلہ	پرندوں کا مسکن
اداسی	پریشانی		

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) اگر ہم سے کوئی روٹھا، تو اسے منانے کا بہترین طریقہ کون سا ہے؟

جواب: روٹھے کو منانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے گھر آتے جاتے رہیں ایک دن وہ خود ہی مان جائے گا۔

(ب) اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شامل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شامل کرنے سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے اور آپس میں پیار محبت بڑھتی ہے۔

(ج) اس نظم کا مرکزی خیال کیا ہے۔

جواب: آپس میں پیار، محبت بانٹتے رہیئے۔ روٹھے کو منایئے اور زندگی خوشیوں میں گزاریئے۔

(د) ہماری زندگی میں خوشی کے تہوار کون کون سے ہیں؟

جواب: ہماری زندگی میں خوشی کے تہوار بہت سے ہیں۔ مثلاً عیدالفطر۔ عیدالاضحیٰ۔ شب برات۔ معراج شریف۔ عید میلاد اور علاقائی میلے وغیرہ۔

(ہ) ہمیں اپنی خوشیاں مناتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنی خوشیاں مناتے وقت غریب اور نادار لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ پڑوس میں اگر کوئی بیمار ہے تو اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ اگر کوئی آپ سے ناراض ہے تو اسے منا کر خوشی میں شامل کرنا چاہیے۔ کنجوسی اور فضول خرچی سے پرہیز کریں اور اعتدال کے اصول پر چلیں۔

2- الفاظ کے مترادف لکھیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
آبرو	عزت	بخت	قسمت
حزن	ملال	دِقت	مشکل
کاوش	کوشش	پربت	پہاڑ
ساگر	سمندر		

3- فعل معروف اور فعل مجہول میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: فعل معروف: جس فعل کا فاعل معلوم ہو۔ خواہ وہ لازم ہو، خواہ متعدی فعل معروف کہلاتا ہے۔ مثلاً۔

Info Hub IIRMS SIS SED

1- ریل آئی۔ 2- ہم ریل پر سوار ہوئے۔

یہ دونوں جملے فعل معروف کے ہیں۔ کیونکہ ان کے فاعل "ریل" اور "ہم" دونوں فاعل ہیں۔ دونوں معلوم ہو گئے اس لیے یہ فعل معروف ہیں۔

فعل مجہول: وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے۔

1- خط لکھا گیا۔

اس میں لکھا گیا مجہول ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ فاعل کون سا ہے۔

4- نظم کے دوسرے بند کی تشریح کریں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ روٹھے ہوئے رشتہ دار یا دوست احباب وغیرہ مان جائیں گے اور اس طرح راستے خود بخود بنتے جائیں گے۔ اگر ہم ان کے پاس۔ ان کے گھر۔ ان کے دفتر وغیرہ میں ان سے ملتے رہیں یا ملنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس طرح سدا خوشیوں کے گیت گاتے رہیئے اور سدا مسکراتے رہیے۔

20- تجدید عہد کا دن

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اندیشہ	خطرہ	متنفر	نفرت کرنے والا
تشخیص	شناخت	تجدید	نئے سرے سے
عبادت کرنا	بیمار پرسی کرنا	دست شفقت	محبت کا ہاتھ
وقتاً فوقتاً	کبھی کبھی	نصب العین	اصل مقصد
یکسر	مکمل طور پر	شیوہ	طریقہ، عادت

مشق

1- **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:**

(ا) وقار اور سویرا کی خوشی کا سبب کیا تھا؟

جواب: وقار اور سویرا اس لئے خوش تھے اگلے دن 23 مارچ کی سکول میں چھٹی تھی۔

(ب) 23 مارچ 1940ء کا دن مسلمان کے لئے کیوں اہم تھا؟

جواب: 23 مارچ 1940ء کا دن اس لئے اہم ہے کہ اس دن قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کا مطالبہ کیا تھا۔

(ج) برصغیر کے مسلمانوں نے الگ ملک کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب: چونکہ ہندو اور انگریز مل کر مسلمانوں کو اپنا غلام بنا رکھنا چاہتے تھے۔ لہٰذا مسلمان رہنماؤں نے سوچا کہ ہندو اور مسلمان برصغیر میں دو مختلف قومیں ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو علیحدہ ملک چاہیے اس لئے مسلمانوں نے اپنا ملک بنانے کا مطالبہ کر دیا۔

(د) جب وقار کو پوچھا کہ پاکستان کیسے بنا؟ تو دادا جان نے کیا جواب دیا؟

جواب: دادا جان نے کہا بچو! پاکستان کا قیام کوئی حادثہ نہیں تھا جو پلک جھپک میں رونما ہوا ہو۔ بلکہ یہ ایک طویل جدوجہد کا ثمر ہے۔ جو ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنے دین، ثقافت اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے حاصل کیا تھا۔

(ہ) دنیا میں کون سی قوم زندہ رہتی ہے؟

جواب: دنیا میں وہی قوم زندہ رہتی ہے جو اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہے اور اس سے سبق سیکھ کر حال اور مستقبل کو بہتر اور روشن بنانے کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔

(و) 23 مارچ 1940ء کا جلسہ کہاں منعقد ہوا؟

جواب: 23 مارچ 1940ء کو لاہور مین منٹو پارک کے کھلے میدان میں ہوا تھا۔

(ز) دادا جان نے وقار اور سویرا سے کیا وعدہ لیا؟

جواب: دادا جان نے بچوں سے کہا کہ میرے ساتھ وعدہ کرو کہ اس ملک کی خوشحالی اور مضبوطی کے لئے ہر دم کوشش کرو گے۔ اس کی محبت کے تمام تقاضے پورے کرو گے اور اس کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرو گے۔

2- سبق میں سے پانچ مرکب اضافی تلاش کریں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: 1- قوموں کے حقوق۔ 2- ہندوؤں کی جماعت۔ 3- پاکستان کا قیام۔ 4- عہد کی تجدید۔ 5- غلامی کی زنجیریں۔

مرکب اضافی	جملوں میں استعمال
قوموں کے حقوق	کانگریس بظاہر ملک میں بسنے والی تمام قوموں کے حقوق کی بات کرتی تھی۔
ہندوؤں کی جماعت	کانگرس ہندوؤں کی سیاسی جماعت تھی۔
پاکستان کا قیام	پاکستان کا قیام 14 اگست 1947ء کو ہوا۔
عہد کی تجدید	23 مارچ کے دن عہد کی تجدید کرنا ہر پاکستانی کے لئے ضروری ہے۔
غلامی کی زنجیریں	مسلمانوں نے الگ ملک حاصل کر کے غلامی کی زنجیریں کاٹ ڈالیں۔

Info Hub HRMS STS SED

3- درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

جواب: قیام پاکستان سے پہلے مسلمان .... کی زندگی گزار رہے تھے۔ (غلامی۔ آزادی۔ خوشحالی۔ غربت)

☆ انگریز .... سال ہندوستان پر حکومت کرتا رہا۔
(سو۔ دوسو۔ تین سو۔ چار سو)

☆ 23 مارچ .... کا دن ہے۔
(آزادی۔ تجدید عہد۔ چھٹی۔ جدوجہد)

☆ اس وطن کی بنیادوں میں کئی نسلوں کا .... شامل ہے۔
(پیسہ۔ خون۔ پسینا۔ جذبہ)

☆ 23 مارچ کا جلسہ .... پارک میں منعقد ہوا۔
(منٹو۔ خیبر۔ ایوب۔ جناح)

جواب: غلامی۔ سو۔ تجدید عہد۔ خون۔ منٹو

4- متضاد لکھیں۔ (خلاف معمول۔ خوشی۔ خاص۔ غلامی۔ روشن۔ کمزور۔ دور)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
خلاف معمول	مطابق معمول	خاص	عام
خوشی	غمی	غلامی	آزادی
روشن	تاریک	دور	نزدیک
کمزور	طاقتور		

5- والدہ کے نام بیمار پرسی کا خط لکھیں۔

جواب: بچے اپنے استاد کی مدد سے خود خط لکھیں۔

21- ہوائی جہاز

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وہم و گمان	جھوٹے خیال	محنت شاقہ	سخت محنت
تغیر و تبدل	تبدیلی	انحصار	دارومدار
روئے زمین	زمین کی شکل، ساری زمین	جامد	جما ہوا۔ سخت
معاہدہ کرنا	کسی کے ساتھ عہد کرنا	یگانگت	اتحاد، بھائی چارہ
جلا بخشنا	زندگی دینا، چمکانا	ظہور پذیر ہونا	ظاہر ہونا
کرشمہ	انوکھی بات	بل بوتے	سہارے پر
خوشی سے پھولے نہ سمانا	بہت زیادہ خوش ہونا	جان کھپانا	بہت مشقت اٹھانا
سربستہ راز	مبہم، بند راز، خفیہ بھید	مخل	خلل دینا

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں:

(ا) ہوائی جہاز کن کی ایجاد ہے؟

جواب: ہوائی جہاز دو امریکی بھائیوں آرول رائٹ اور ولبر رائٹ جو رائٹ برادران کے نام سے مشہور ہیں نے ایجاد کیا۔

(ب) رائٹ برادران کی کامیابی کا راز کیا تھا؟

جواب: رائٹ برادران کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ دونوں بھائی انتہائی خلوص اور یگانگت سے ایک ہی موضوع پر کام کرتے تھے۔

(ج) ہوائی جہاز کو ہوا میں متوازن رکھنے کے لئے رائٹ برادران نے کیا طریقہ دریافت کیا؟

جواب: جہاز کو ہوا میں متوازن رکھنے کے لئے رائٹ برادران نے جہاز کے پرزوں میں کئی اضافے کئے اور ہوا کے لئے ایک الگ خانہ بنایا۔ چونکہ ہوا کے دباؤ کا انحصار پروں کی ساخت پر تھا اس لئے انہوں نے خصوصی توجہ دی اور کامیاب رہے۔

(د) ''کیٹی ہاک'' کی وضاحت کریں۔

جواب: پہلی پرواز کے لئے استعمال ہونے والے اس جہاز کو رائٹ برادران کے فلائیر کا نام دیا تھا۔ جسے آج ہم کیٹی ہاک کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کے پر چالیس فٹ لمبے اور تقریباً 750 پاؤنڈ وزنی تھے۔ اس میں 12 ہارس پاور کا انجن بھی لگا تھا۔ جس کا وزن 170 پاؤنڈ تھا۔ انسان کو ہواؤں کی سیر کرانے والا یہ پہلا جہاز آج بھی واشنگٹن ڈی سی کے نیشنل ایئر اینڈ سپیس میوزیم میں محفوظ ہے۔

2- متضاد لکھیں۔ (انسان۔ جامد۔ متوازن۔ بدقسمتی۔ جنگ۔ خواب۔ معلوم۔ ترقی)

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
انسان	حیوان	متوازن	غیر متوازن
جامد	متحرک	بدقسمتی	خوش قسمتی
جنگ	امن	معلوم	نامعلوم
خواب	تعبیر	ترقی	تنزلی

Info Hub HRMS SIS SED

3- جملے درست کریں۔

غلط جملے	درست جملے
ا۔ میرا گھر دریا کے کنارے واقعہ ہے۔	میرا گھر دریا کے کنارے واقع ہے۔
ب۔ 14 اگست کے دن ہم یوم آزادی مناتے ہیں۔	ہم 14 اگست کو ہم یوم آزادی مناتے ہیں۔
ج۔ اس کے سر میں درد ہو رہی ہے۔	اس کے سر میں درد ہو رہا ہے۔
د۔ منے کا ناک بہہ رہا ہے۔	منے کی ناک بہہ رہی ہے۔
د۔ وہ ماہِ رمضان کے مہینے میں آئے گا۔	وہ ماہِ رمضان میں آئے گا۔

4- ''سانچ کو آنچ نہیں'' کے عنوان پر کہانی لکھیں۔

جواب: یہ کہانی استاد کی مدد سے خود لکھیں۔

5- مذکر کی مونث اور مونث کے مذکر لکھیں۔

جواب:

مذکر	مونث	مونث	مذکر
مالی	مالن	خالہ	خالو
جادوگر	جادوگرنی	ساس	سسر
پڑوسی	پڑوسن	بہن	بھائی

22- مفلسی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مفلسی	غربت	حقیر	برا۔ بری
تلک	تک	اشراف	شریف کی جمع بھلے مانس
تونگر	دولت مند	عالم وفاضل	باکمال لوگ، علم والے
غریب غربا	محتاج، کنگال	خالق	تخلیق کرنے والا
اہلِ فضل	باکمال لوگ	کہاتے	کہلاتے
اسیر	قیدی	بٹنا	بانٹنا

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

(ا) مفلسی سے مراد کیا ہے؟

جواب: مفلسی سے مراد بھوک ننگ ہے۔ معاشی حالت کا بالکل خراب ہو جانا بھی مفلسی ہے۔

(ب) مفلسی کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: غربت یا مفلسی میں غریب آدمی کو بہت سی مشکلات جھیلنا پڑتی ہیں مثلاً انسان کو بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ چاہے کتنا عالم فاضل انسان ہو جائے ملفسی میں اس کو خدا یاد نہیں رہتا۔ غریب آدمی کو کوئی روٹی تک دینے کو تیار نہیں ہوتا۔

(ج) ''مفلس کو دیویں ایک، تونگر کو چار چار'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ جب مفلسی آتی ہے تو لوگوں کا کردار بھی ایسا ہو جاتا ہے کہ اگر کہیں کھانا تقسیم ہو رہا ہو اور مفلس آدمی وہاں جائے تو لوگ اس مفلس کو ایک آدھ روٹی دے کر بھگانے کی کوشش کریں گے لیکن اگر کوئی مالدار وہاں آ جائے تو اس کے لئے زیادہ مقدار میں کھانا مہیا کیا جائے گا۔

(د) آخری بند میں شاعر نے کیا دعا کی ہے؟

جواب: آخری بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ دنیا میں بادشاہ سے لے کر فقیر تک اللہ تعالیٰ کسی کو بھی مفلسی یعنی غربت میں قید نہ کرے۔ کیونکہ یہ مفلسی بھلے لوگوں کو بھی حقیر بنا دیتی ہے۔ اس لئے اے نظیر میں اس مفلسی کی کیا برائیاں بیان کروں۔ یہ تو وہی جانتا ہے جس کو مفلسی سے پالا پڑتا ہے۔

2- اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: مفلسی میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

3- نظم کے دوسرے بند کی تشریح کریں۔

جواب: تشریح: شاعر کا کہنا ہے کہ جو لوگ کمال کے ہوتے ہیں بلکہ عالم اور فاضل قسم کے لوگ کہلاتے ہیں، لیکن جب کنگال ہوتے ہیں پلے کچھ نہیں ہوتا تو ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ کلمہ تک بھول جاتے ہیں۔ خدا یاد نہیں رہتا اور جو لوگ غریبوں کے بچوں کو پڑھا رہے ہوتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر بچے نے کہیں الف پہ ہاتھ دھر کے پوچھ لیا کہ یہ کیا ہے تو اسے استاد صاحب ''ب'' بتا دیتے ہیں اور ان کی ساری عمر اسی کشمکش میں بیت جاتی ہے۔

4- ہم اپنے ملک سے غربت دور کرنے کے لئے کیا کچھ کر سکتے

Info HUB HRMS SIS SED

ہیں۔

جواب: ہم اپنے ملک سے غربت دور کرنے کے لیے یہ چند اقدامات کر سکتے ہیں۔

-1 لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مزدوری، ملازمت کے مواقع پیدا کریں۔

-2 پرائیویٹ سیکٹر کو سہولیات دے کر مزدور کو معقول معاوضہ دے کر۔

-3 بجلی، گیس کی بچت کر کے۔ نئے کنویں تلاش کر کے۔ بجلی اور گیس کی کمی کو پورا کر کے۔

-4 عام لوگ فضول خرچی سے پرہیز کریں۔ تب بھی غربت میں کمی ہو سکتی ہے۔

-5 غریب کے مقابلے میں دولت مند کی معاشرے میں کیوں زیادہ عزت ہوتی ہے؟

جواب: غریب کے مقابلے میں دولت مند کی معاشرے میں عزت اس لئے زیادہ ہوتی ہے کہ ہر آدمی سوچتا ہے کہ مالدار سے کبھی نہ کبھی کوئی ضرورت پوری کرے گا۔ یا مالدار آدمی سے کوئی فائدہ اٹھائے گا یا مالدار سے بگڑ کر کہیں نقصان نہ اٹھانا پڑے اس لئے لوگ مالدار کی عزت زیادہ کرتے ہیں۔ لیکن غریب کے متعلق انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کنگال ہے اس سے کون سا کام لیا جا سکتا ہے یا اس سے ہمیں کون سا نقصان ہو سکتا ہے اس لئے مفلس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔

-6 **اس نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔**

جواب: نظم مفلسی کا خلاصہ: جب انسان کے حالات بگڑتے ہیں تو غریبی اسے کس کس طرح سے ستاتی ہے۔ کبھی پیاسا رکھتی ہے کبھی بھوکا رکھتی ہے۔ یہ وہ دکھ ہے جسے صرف مفلس آدمی ہی جانتا ہے۔ عالم فاضل لوگ بھی غریبی میں کلمہ تک بھول جاتے ہیں۔ ان کا دماغ کام نہیں کر رہا ہوتا یہ عمر بھر مفلسی میں گزار دیتے ہیں۔ غریب کو مانگے بھی نہیں ملتا اگر ملتا ہے تو بہت تھوڑا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں مالدار کو زیادہ مل جاتا ہے۔ دنیا میں بادشاہ سے لے کر فقیر تک اللہ کریم کسی کو مفلسی میں قید نہ کریں۔ کیونکہ یہ مالدار کو بھی ایک لمحے میں حقیر سی چیز بنا دیتی ہے۔ بھلا میں اس کی کون کون سی برائی بتاؤں۔ یہ تو وہی جانتا ہے جس پر مفلسی آتی ہے۔

-7 جملے بنائیں۔ (مفلسی۔ تونگر۔ اشراف۔ اسر۔ عمر بھر)

الفاظ	جملے میں استعمال
مفلسی	اللہ تعالیٰ کسی کو مفلسی میں اسیر نہ کرے۔
تونگر	تونگر انسان کو چاہیے کہ وہ مفلس لوگوں کی مدد کریں۔
اشراف	مفلسی ایک آن میں اشراف کو حقیر بنا دیتی ہے۔
اسیر	اللہ تعالیٰ کسی کو مفلسی میں اسیر نہ کرے۔
عمر بھر	مفلس لوگ مفلسی میں عمر بھر روتے رہتے ہیں۔

23- ہمارا پرچم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
توقف	وقفہ	توقیر	عزت
قدر و قیمت	عزت اور احترام	ناگزیر	ضروری۔ لازمی
طنزیہ	طنز کے ساتھ تنقید کرنا	پرچم کشائی	پرچم کو اوپر کھینچنا
تردد	فکر	بوسیدہ	پرانا
حب الوطنی	وطن سے محبت	تقدس	پاکیزگی
والہانہ	پرتپاک	مظہر	ظاہر۔ اظہار

مشق

-1 **مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔**

(ا) واجد کی اکتاہٹ کا سبب کیا تھا؟

جواب: واجد کی اکتاہٹ کا سبب یہ تھا کہ وہ بادشاہی مسجد دیکھنا چاہتا تھا جبکہ سہیل اسے واہگہ بارڈر پر پرچم کشائی کا مظاہرہ دکھانے کے لئے لے آیا تھا۔

(ب) واجد کے خیال میں عزت اور وقار کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب: واجد کے خیال میں عزت اور وقار کے لئے محنت اور عمل ضروری ہے۔

(ج) قومی پرچم میں سبز اور سفید رنگ کس چیز کی علامتیں ہیں؟

جواب: قومی پرچم میں سبز رنگ مسلمانوں کی اکثریت کو ظاہر کرتا ہے اور سفید رنگ ملک میں بسنے والی اقلیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

(د) سہیل کے مطابق قومی پرچم کا چاند ستارہ کیا واضح کرتا ہے؟

جواب: سہیل کے مطابق قومی پرچم کا چاند اور ستارہ روشنی کا مظہر ہے۔

(و) شام کے وقت قومی پرچم کو لہرانا ٹھیک نہیں۔ کیوں؟

جواب: شام کے وقت قومی پرچم لہرانا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اس لئے عقیدتاً سورج غروب ہونے کے بعد رات پھیلتی ہے۔ اس لیے اسے محفوظ رکھنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔

(و) اگر پرچم بہت پرانا ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر پرچم بہت پرانا ہو جائے تو اسے نہایت ادب کے ساتھ صاف ستھری زمین میں دفن کر دینا چاہیے۔

2- روزمرہ کے مطابق جملے درست کریں۔

دیئے گئے جملے	درست جملے
ا۔ اس نے میرے برخلاف گواہی دی۔	اس نے میرے خلاف گواہی دی۔
ب۔ جی نے چاہا تو آ جاؤں گا۔	دل نے چاہا تو آ جاؤں گا۔
ج۔ بچہ نے ماں سے روٹی مانگی۔	بچے نے ماں سے روٹی مانگی۔
د۔ ان سے میرا اسلام بولنا۔	ان سے میرا اسلام کہنا۔
ہ۔ وہ دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔	وہ روز بروز کمزور ہو رہی ہے۔

3- مترادف لکھیں۔ بلال۔ آفتاب۔ مرکز۔ عیاں۔ جھنڈا۔ توقیر۔

جواب:

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
بلال	قمر	مرکز	صدر مقام
آفتاب	شمس	عیاں	ظاہر
جھنڈا	پرچم	توقیر	عزت

4- درج ذیل جملوں میں محاورات کے غلط استعمال کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

غلط محاورات والے جملے	درست جملے
ا۔ آگ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔	دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
ب۔ گائے کے آگے بین بجانا بے فائدہ ہے۔	بھینس کے آگے بین بجانا بے فائدہ ہے۔

ج۔ پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔	پانچوں انگلیاں برابر نہیں۔
د۔ میری کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔	میری کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہے۔
ہ۔ وہ تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتا۔	وہ تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔
و۔ آپ کو مشورہ دینا سورج کو دیا دکھانا ہے۔	آپ کو مشورہ دینا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

24- ملاقات

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مڈبھیڑ	آمنا سامنا	لہلہاتے	لہراتے ہوئے
اشتیاق	شوق۔ آرزو	قدرت یزداں	اللہ کی طاقت
پرنمود	پورا ظاہر کرنا	دقت	مشکل۔ دشواری
مسحور کن	خوش کرنے والا	مستفید	فائدہ اٹھانے والا
حیل وحجت	تکرار، جھگڑا	گہوارہ	جھولا
لایعنی	بے فائدہ	پڑاؤ	ڈیرہ ڈالنا، رکنا
لاج	حیا۔ شرم	دسترس	عبور
حیات افروز	زندگی بخشنے والا	نمود و نمائش	ظاہرداری، دکھاوا

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

(ا) دیہی زندگی کی خوبیاں بیان کریں؟

جواب: دیہی زندگی میں درج ذیل خوبیاں ہیں:

1- انسانی زندگی کی ابتدا گاؤں سے ہوئی۔

2- دیہاتی زندگی میں تصنع (بناوٹ) نہیں ہوتی۔

3- دیہات کا ہر نظارہ دل کش ہوتا ہے۔

4- کھلی فضا میسر آتی ہے۔

5- صاف ستھری ہوا اور چھاؤں کے لئے سایہ دار درخت میسر

آتے ہیں۔

(ب) شہری زندگی کے روشن پہلو کون کون سے ہیں۔

جواب: شہری زندگی کے روشن پہلو درج ذیل ہیں:

1- شہر میں تعلیمی سہولت عام ہوتی ہے۔

2- زندگی کی ہر ضرورت اور آسائش ہر وقت مل سکتی ہے۔

3- طبی سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر اور حکیم بیک وقت میسر آسکتے ہیں۔

4- ملازمت اور کاروبار کے بہتر مواقع مل سکتے ہیں۔

5- ذرائع آمدورفت ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔

(ج) نیا قصبہ آباد کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

جواب: نیا قصبہ آباد کرنے کی وجوہات یہ تھیں:

1- کچھ سہولتیں گاؤں میں میسر اور کچھ شہر میں۔

2- اس لئے دونوں کی سہولتیں ایک جگہ جمع کر دی جائیں۔

3- یہ ایک نئی زندگی کا آغاز ہو۔

اس طرح اس قصبے میں شہر اور گاؤں کی سہولتیں بہ یک وقت میسر ہوں گی۔

(د) شہر کس سے ملنے جا رہا تھا اور کیوں؟

جواب: شہر، گاؤں سے ملنے جا رہا تھا۔ وہ اس لئے کہ اس نے سنا تھا کہ اس بھری دنیا میں اب بھی گاؤں والے بہت پرسکون اور مسحور کن زندگی گزار رہے ہیں۔ تاکہ ان سے ایسی زندگی گزارنے کے گر سیکھ سکے۔

(ہ) دیہی اور شہری زندگی کے تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: (دیہی زندگی کے تاریک پہلو)

جہاں دیہی زندگی کے روشن پہلو ہیں وہاں اس کے تاریک پہلو بھی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

1- تعلیم کے مواقع بہت کم ہوتے ہیں۔

2- اعلیٰ اور جدید تعلیم کی برکتوں سے دیہی لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔

3- دیہی لوگ فضول رسم و رواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

4- ملازمت اور کاروبار میسر نہیں آتا۔

5- تفریح کا کوئی سامان نہیں ہوتا۔

6- اکثر لوگ تنگ نظری کا شکار ہوتے ہیں۔

(شہری زندگی کے تاریک پہلو)

جہاں شہری زندگی کے روشن پہلو نمایاں ہیں۔ وہیں اس میں کچھ تاریک پہلو بھی ہیں۔

1- شہر میں تنگ و تاریک مکانات ہوتے ہیں۔

2- شہر میں نمود و نمائش زیادہ ہوتی ہے۔

3- آب و ہوا مختلف غلاظتوں سے آلودہ ہوتی ہے۔

4- ہر آدمی تنہائی کا شکار ہوتا ہے۔

5- شہری لوگ دیہاتی لوگوں کی طرح سادگی پسند نہیں ہوتے۔

6- ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے ماحول دھوئیں کی وجہ سے خراب رہتا ہے۔

7- لوگ شہروں میں زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔

2- اس سبق میں سے پانچ الفاظ و تراکیب تلاش کر کے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: رسم و رواج۔ آب و ہوا۔ پرسکون۔ عدم تحفظ۔ تنگ نظری۔

الفاظ و تراکیب	جملوں میں استعمال
رسم و رواج	ہر علاقے کے اپنے اپنے رسم و رواج ہوتے ہیں۔
آب و ہوا	آب و ہوا کے لحاظ سے پاکستان ایک اہم خطہ ہے۔
پرسکون	دیہات میں پرسکون ماحول میسر ہوتا ہے۔
عدم تحفظ	شہر میں عموماً عدم تحفظ کا احساس رہتا ہے۔
تنگ نظری	شہری لوگ زیادہ تر تنگ نظری کا شکار ہوتے ہیں۔

3- خط کشیدہ الفاظ کے مترادف لگا کر جملہ دوبارہ لکھیں۔

دیئے گئے خط کشیدہ الفاظ والے جملے	مترادف لگا کر بنائے گئے جملے
ا۔ شہر کو گاؤں سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔	ا۔ شہر کو گاؤں سے ملنے کا بہت شوق تھا۔
ب۔ گاؤں اپنی خاصیتیں گنوانے لگا۔	ب۔ گاؤں اپنی خوبیاں گنوانے لگا۔
ج۔ گاؤں انسانی آبادی کا اولین گہوارہ ہے۔	ج۔ گاؤں انسانی آبادی کا ابتدائی گہوارہ ہے۔
د۔ شہری زندگی آسائشوں سے بھرپور ہوتی ہے۔	د۔ شہری زندگی سکھ چینوں سے بھرپور ہوتی ہے۔
ہ۔ جتنا بڑا شہر ہوا اتنی بڑی تنہائی ہوئی۔	ہ۔ جتنا بڑا شہر ہوا اتنی زیادہ تنہائی ہوتی ہے۔

4- درج ذیل جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

غلط جملے	درست جملے
ا۔ میز کے اوپر کتابیں پڑی ہیں۔	میز پر کتابیں پڑی ہیں۔
ب۔ یہ میرا دولت خانہ ہے۔	یہ میرا غریب خانہ ہے۔
ج۔ بے فضول باتیں مت کرو۔	فضول باتیں مت کرو۔
د۔ بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
ہ۔ آپ کی مزاج کیسی ہے۔	آپ کا مزاج کیسا ہے۔/ آپ کے مزاج کیسے ہیں۔

25- ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقدس	پاک/صاف ستھری	تاباں	روشن
امین	پناہ دینے والا/ امانتدار	اجالوں کو	روشنیوں کو
غفلتوں	بے پرواہوں	محرومیوں	بے نصیبوں
حوادث	حادثہ کی جمع	چلن	طور، طریقہ، ڈھنگ
ہمراہ	ساتھ	رخ موڑنا	منہ پھیر دینا
نیا وقت	مستقبل	سویرے بھرنا	ترقی کرنا

مشق

1- **درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔**

(ا) نظم میں ''مقدس امانت'' سے کیا مراد ہے۔

جواب: نظم میں مقدس امانت سے مراد اپنا پیارا ملک پاکستان ہے۔

(ب) شاعر نے اس نظم میں کس عزم اور ارادے کا اظہار کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اس نظم میں پرانے طور طریقوں کو بدلنے، ملک کی حفاظت کرنے اور ترقی کرنے کے عزم اور ارادے کا اظہار کیا ہے۔

(ج) وطن کی حفاظت کے لئے متحد ہونا کہاں تک ضروری ہے؟

جواب: وطن عزیز کی حفاظت کے لیے اتنا متحد ہو تا کہ دشمن کو پتہ چلے کہ پاکستان میں کوئی دوسری جماعت، گروہ یا تنظیم نہیں۔ بس وہ سب ایک ہی قوم ہیں۔

(د) مفہوم واضح کریں۔

آؤ مل کر حوادث کا رخ موڑ دیں
ٹھہر جائے جو منزل اسے چھوڑ دیں

جواب: اس کا مفہوم یہ ہے کہ دوستو آؤ سب مل کر ملک پر جو حادثے رونما ہو رہے ہیں ان کا منہ کسی دوسری جانب پھیر دیں۔ مطلب ان کا مقابلہ کریں اور جہاں آپ کے قدم رک جائیں اس جگہ کو چھوڑ کر آگے کی طرف گامزن ہو جائیں۔ تاکہ ارتقا رک نہ سکے۔

2- مترادف لکھیں۔(دیس۔کہنہ۔تاباں۔روشنی۔بشر۔آس)

جواب:

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
دیس	ملک	کہنہ	بوسیدہ
بشر	انسان	آس	پاس
تاباں	نیر	روشنی	اجالا

3- درج ذیل کے اہم آواز الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

امانت۔چلن۔موڑ۔رو

جواب:

الفاظ	ہم آواز الفاظ
امانت	دولت
چلن	وطن
موڑ	چھوڑ
رو	کھو

4- ''حب وطن'' پر چار پیراگراف کا مضمون لکھیں۔

جواب: یہ مضمون اپنے استادِ محترم کی وساطت سے تحریر کریں۔

☆☆☆☆

مضامین

1- قائداعظم محمد علی جناح

صدیاں بے تاب تھیں پچیس دسمبر کیلئے
گردش وقت تھی مصروف جبیں سائی میں
صبح آزادیٔ ملت کی بشارت لے کر
اک کرن جاگ اٹھی جلووں کی رعنائی میں

قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ ان کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ انگلستان چلے گئے۔ انگلستان میں آپ نے وکالت تعلیم کی حاصل کی۔ بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے وطن واپس لوٹے۔ پہلے کراچی میں وکالت شروع کی' پھر ممبئی چلے گئے۔ ممبئی میں بڑا نام پایا۔ آپ نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ نہ لیا جس کے متعلق معلوم ہوتا کہ یہ جھوٹا ہے۔ آپ مختصر مگر مدلل بات کرتے تھے۔ اپنے مقدمات میں ہمیشہ قانون کی بات کی۔

آپ کو سیاست سے بڑی دلچسپی تھی۔ آپ ہندوستان کو غلامی میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ ہندوستان کی مشہور سیاسی جماعت کانگریس میں شامل ہوگئے۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں مل کر کام کریں اور ملک کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرائیں۔ لیکن جب آپ نے دیکھا کہ کانگریس کا مقصد انگریزوں سے حقوق تو سب کے لئے مانگنا ہے اور ان سے فائدہ خود اٹھانا ہے تو وہ کانگریس سے علیحدہ ہو گئے اور صرف آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر رہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو دیکھ کر کثرت رائے سے آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر چن لیا گیا۔ قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ ایک بڑی اور مضبوط جماعت بن گئی۔ یہ مسلمانوں کی واحد بڑی سیاسی اور مضبوط جماعت تھی۔ 1940ء میں لاہور منٹو پارک (جسے اقبال پارک کہتے ہیں) میں آپ کی صدارت میں مسلم لیگ کا ایک اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں مسلمانوں کیلئے الگ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے اس مطالبے کی بڑی مخالفت کی مگر قائداعظم ایک مضبوط ارادے کے مالک تھے۔ جو فیصلہ کر لیتے تھے اس پر ڈٹ جاتے تھے۔ آپ نے مخالفوں کی کوئی پروانہ کی اور مسلمانوں کیلئے الگ وطن کیلئے ڈٹ گئے۔

ہندوؤں اور انگریزوں نے قائداعظم کی راہ میں اگرچہ بڑے روڑے اٹکائے مگر آپ نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔ مسلم قوم نے بالآخر اپنا مطالبہ تسلیم کروایا اور حکومت برطانیہ کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور جہاں ہندو اکثریت میں ہیں وہ ہندوؤں کے قبضے میں چلے جائیں گے۔ اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہوئے اور 11 ستمبر 1948 کو اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

2- علامہ محمد اقبالؒ

علامہ اقبالؒ ہمارے پیارے ملک پاکستان کے مصور اور قومی شاعر ہیں۔ وہ 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ میں آباد ہوئے تھے۔ اقبالؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر سیالکوٹ میں حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔ اے کیا۔ مرے کالج میں آپ کو جس استاد سے بہت زیادہ لگاؤ تھا وہ سید میر حسن تھے۔ انہوں نے علامہ کی خداداد صلاحیتوں کو خوب چمکایا۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد لاہور میں گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے۔ یہاں سے بی۔ اے کیا اور ایم۔ اے کیا۔

آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز اورینٹل کالج لاہور سے کیا اورینٹل کالج کے بعد گورنمنٹ کالج میں آ گئے۔ یہاں آپ انجمن حمایت اسلام کے اجلاس میں شامل ہونے لگے اور اپنی نظمیں سنانے لگے۔ علم کی پیاس بجھانے کیلئے انگلستان چلے گئے۔ وہاں آپ فلسفہ کا علم حاصل کرنے لگے۔ اس کے بعد جرمنی گئے اور جرمنی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاص کی۔ 1908ء میں وطن واپس آئے۔ انگریزوں نے آپ کو ''سر'' کا خطاب دیا۔

علامہ اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری سے مسلمان قوم کو خواب غفلت سے جگایا۔ انہیں ان کا شاندار ماضی یاد دلایا۔ خود آ گہی' خودی اور خودشناسی کا سبق دے کر فقر کی منزل سے روشناس کرایا۔ وہ مسلم اتحاد کے بڑے خواہشمند تھے۔ عارضی جغرافیائی حدود کو توڑ کر ایک ملت میں گم ہو جانے کا درس دیتے رہے۔ ان کی بڑی آرزو تھی کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

علامہ اقبال صرف شاعر ہی نہ تھے بلکہ ایک بہت بڑے سیاسی

مدبر بھی تھے۔ سب سے پہلے پاکستان کا تصور انہوں نے ہی دیا۔ اسی نظریے کو لے کر قائداعظم آگے چلے اور اسے عملی جامہ پہنا کر پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت بنایا۔

بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، جاوید نامہ اور پیام مشرق ان کی مشہور منظوم کتابیں ہیں۔ آپ نے 21 اپریل 1938ء کو وفات پائی۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد لاہور کے پہلو میں ہے۔

3- تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی مرکب ہے "تن" اور "درستی" کا۔ تن کے معنی جسم اور درست کے معنی ٹھیک ہیں یعنی جسم ٹھیک ہے۔ انسان کا پوری طرح صحت مند ہونا تندرستی کی علامت ہے۔ دنیاوی زندگی میں تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" ورنہ انسان بیکار محض ہی نہیں بلکہ دکھوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے۔ دنیاوی آرام و آسائش، دولت و ثروت، جاہ و جلال، امارتیں اور وزارتیں، عزیز و اقارب اور اولاد وغیرہ باعث فرحت و انبساط ہیں۔ دل کو فرحت ضرور محسوس ہوتی ہے۔ بشرطیکہ آدمی صحت مند ہو۔ خدانخواستہ اگر ایک آدمی تندرست نہیں، جسمانی ایذاؤں میں مبتلا ہے تو اس کیلئے یہ سبھی چیزیں وبال جان ہیں۔

ایک مرتبہ مجھے ایک ہسپتال جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ڈاکٹر وحید اختر میرے دوست تھے۔ ان کے ساتھ میں نے ہسپتال کے مختلف وارڈوں کا چکر لگایا۔ وہاں میں نے بے شمار مریض مختلف امراض میں مبتلا دیکھے۔ کوئی ادھر بے ہوش پڑا ہے۔ کوئی ادھر کراہ رہا ہے۔ غرض بیشتر مریض موت کو زندگی پر ترجیح دے رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے بعد واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک بوڑھا آدمی کوئی من بھر بوجھ کندھوں پر اٹھائے میرے آگے آگے جا رہا تھا۔ غریب کا پاؤں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر سے جو پھسلا تو دھڑم سے زمین پر گر پڑا۔ میں نزدیک ہی تو تھا۔ فوراً لپک کر اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ غریب بوڑھے کے گھٹنے پر اس حادثہ سے بظاہر ایک معمولی سی چوٹ آئی تھی لیکن اس سے اٹھا نہ جاتا تھا میں نے اس کی دلجوئی کرتے ہوئے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے میاں! آپ کی کوئی اولاد نہیں؟ جو اس بڑھاپے میں آپ کے کام آئے۔ بوڑھے کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور یوں گویا ہوا کہ نام کو تو اولاد ہے لیکن نہ ہونے کے برابر ہے۔ میرے استفسار پر اس نے کہا کہ جب میں جوان اور صحت مند تھا۔ اچھا خاصا کاروبار کرتا تھا۔ دولت کی بہتات تھی سبھی عزیز و اقارب اور بیوی بچے مجھ سے محبت کرتے تھے اور میرے ایک اشارے پر سبھی کام سرانجام پا جایا کرتے تھے لیکن اب بھی میں وہی شخص ہوں کہ صحت جواب دے گئی تو تمام رشتہ دار اور اولاد تک جواب دے گئے اور اب زندگی سے لاچار در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوں۔

ان حقائق کی روشنی میں ہم پر یہ ہویدا ہوا کہ خداوند کائنات کی عطا کردہ نعمتوں میں سے بہترین نعمت صحت ہے۔ تمام دنیا کے کاروبار کا دارومدار صحت پر منحصر ہے۔ دنیاوی نظام صحت مند آدمیوں ہی کے طفیل چل رہا ہے۔ مثلاً کارخانوں میں اچھی صحت والے آدمی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اگر کارخانہ کی مشین میں ہیڈ مستری بیمار ہو جائے تو دوسرا آدمی دستیاب نہ ہونے پر مشین کو بند کرنا پڑے گا۔ اسی طرح اس کے دیگر معاون لوگ بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔ یعنی ایک آدمی کی تندرستی نہ ہونے سے دوسرے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیشہ وہ لوگ زندگی میں کامیابی کی منازل طے کرتے ہیں جو ذہنی اور جسمانی دونوں طرح صحت مند اور چست و چالاک ہوں۔ فوج میں بھرتی کیلئے امیدواروں کا جسمانی اور دماغی معائنہ کیا جاتا ہے اور جو صحت کے معیار پر پورے اترتے ہیں انہیں بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ اگر سپاہی یا کمانڈر فوج پوری طرح صحت مند نہ ہوں تو میدان جنگ کا نقشہ بدل جاتا ہے اور فتح شکست میں تبدیل ہو جانے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

ہماری قوم کے رہنما حضرت قائداعظمؒ جب بھی نوجوانوں سے خطاب فرمایا کرتے تو انہیں یہ تلقین کرتے کہ وہ صحت اور تندرستی کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ ایک تندرست اور توانا انسان ہی میں تندرست دماغ پیدا ہو سکتا ہے۔

4- صبح کی سیر

میں صبح سویرے اٹھتا ہوں، وضو کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد کھلی ہوا میں سیر کرنے کیلئے باہر نکل جاتا ہوں۔ گھر سے باہر نکلتے ہی خوشنما اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پڑتے ہیں جن سے میرے جسم میں تازگی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور میں نہایت چستی سے دوڑنا شروع کر دیتا ہوں۔ ہمارے گھر سے قریباً تین میل کے فاصلے پر دریا ہے۔ راستے میں باہر کے شہروں میں جانے والی بسیں بڑے زور و شور اور تیزی سے جاتی دکھائی دیتی ہیں۔ کئی ٹرک مختلف قسم کا مال لادے ہوئے آ رہے ہوتے ہیں۔ ریل گاڑی بھی چھکا چھک کی آواز سے شور مچاتی اور سیٹی بجاتی ہوئی طوفان کی طرح جا رہی ہوتی ہے۔ میں بھی دوڑتا ہوا۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتا ہوا دریا پر پہنچ جاتا ہوں۔ اس وقت معمولی سا اندھیرا سمٹ کر پو پھٹنے والی ہوتی ہے۔ دریا کے قریب ایک باغیچہ بنا ہوا ہے اور اس

ہیں کئی لوگ آ کر بیٹھتے ہیں۔ کچھ ڈنٹر پیلتے ہیں۔ کوئی ننگے پاؤں شبنم پر ٹہلتے ہیں۔ کبھی کبھی عورتیں بھی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کیلئے آ جاتی ہیں۔ کچھ آدمی ورزش کرنے کے بعد دریا میں تیرنا شروع کر دیتے ہیں۔ صبح کے وقت دریا پر دھند ہوتی ہے۔ دریا کا پانی ساکن ہوتا ہے۔ دریا کے کنارے کشتیوں کی قطار بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کئی نوجوان صبح کے وقت کشتی چلا کر ورزش کرتے ہیں۔ میں بھی کبھی کبھی چھٹی کے دن کشتی چلایا کرتا ہوں۔ میں ہوا میں ہاتھ پاؤں ہلا کر گھاس پر چہل قدمی کرنے لگ جاتا ہوں۔ اتنے میں بہت سے لوگ آ جاتے ہیں۔ کبھی کبھی میرے ایک دوست جو نیند کے مارے عام طور پر دیر سے اٹھتے ہیں سیر کیلئے آ جاتے ہیں۔ ابھی سورج کی پہلی کرن نکلتی ہی ہے کہ میں اپنے گھر کو سیر کر کے واپس آ جاتا ہوں۔ نہاتا ہوں، ناشتہ کرتا ہوں اور سکول چلا جاتا ہوں۔

میری صبح کی سیر بہت فائدہ مند ہے۔ اس لئے میری کافی ورزش ہو جاتی ہے۔ دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے جسم میں چستی رہتی ہے جس سے کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ میں کسی کام کے کرنے میں اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ ورزش ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو تندرست و توانا رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر صحت و تندرستی نہ ہو تو آدمی اچھی طرح کام سرانجام نہیں دے سکتا۔ انسان کو صحت قائم رکھنے کیلئے کافی احتیاط لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے نزدیک کبھی بیماری نہیں آیا کرتی۔ میں سکول سے کبھی غیر حاضر نہیں رہا۔ الغرض! دنیا میں ہر کام کرنے کیلئے صحت کا ہونا ضروری ہے اور صحت کو برقرار رکھنے کیلئے صبح کی سیر اور ورزش نہایت ضروری ہے۔

5- ہاکی میچ کا آنکھوں دیکھا حال

ہمارے سالانہ امتحانات ہو چکے تھے۔ سکول دس دن کے لیے بند تھا۔ بھارت کی ہاکی ٹیم پاکستان کے دورے پر تھی۔ انہوں نے چھ میچ کھیلنے تھے۔ اس سلسلے میں تین میچ بھارت میں ہو چکے تھے، باقی کے تین میچ پاکستان میں ہونے تھے۔

میں اور میر دوست بابر نے پروگرام بنایا کہ براہ راست سٹڈیم میں جا کر میچ دیکھا جائے۔ اس سلسلے میں اتوار کو ہم صبح سویرے، ہی چند اور دوستوں کے ساتھ گراونڈ میں پہنچ گئے۔ چونکہ میرے دوست کا بڑا بھائی سرکاری ملازم ہے لہٰذا اس نے ہمیں فری پاس لے دیے جس سے میں ٹکٹ لینے کے مشکل مرحلے سے نجات مل گئی۔ ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ اتنی صبح بھی لوگوں کا بڑا رش تھا۔ بڑی مشکل سے ہمیں جگہ ملی۔ سارا اسٹیڈیم تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا اور حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں کافی ساری پولیس تعینات تھی۔ ایک طرف خاص شامیانہ لگایا ہوا تھا جس میں اعلیٰ عہدیداران بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں طرف بیٹھنے کا انتظام موجود تھا۔ کچھ حصہ بند تھا اور کچھ حصے پر اوپر چھت نہیں تھی۔ وہاں عارضی طور پر سایہ کا بندوبست کیا گیا تھا۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ سکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے لیے خاص رعایت ہے اور ان سے آدھے روپے لیے جاتے ہیں۔

میچ شروع ہونے میں ابھی چند منٹ باقی تھے۔ دونوں ٹیمیں اپنی اپنی یونیفارم پہنے لائن بنا کر گراؤنڈ میں آتی نظر آئیں۔ دونوں طرف کے کھلاڑی چہرے مہرے سے ہی سخت جان نظر آ رہے تھے۔ بہت زیادہ ورزش نے ان کے جسموں کو سڈول اور مضبوط بنا دیا تھا۔ دونوں ٹیموں کے کپتانوں کے بازو پر لال ربن لگا ہوا تھا۔ وہ گراؤنڈ میں ایک چکر لگا کر بالکل وسط میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ اب ان دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا جناب گورنر پنجاب خالد مقبول صاحب سے تعارف ہونا تھا۔ کچھ ہی دیر میں تعارف کا مرحلہ ختم ہو گیا۔ مگر یہ کیا؟ جب ہماری نظر فضا میں گئی تو ہم دنگ رہ گئے پتہ نہیں کب فضا میں سینکڑوں کی تعداد میں رنگا رنگ غبارے چھوڑے گئے تھے جس سے فضا کا منظر بڑا دلکش اور خوش کن تھا۔ فضا چاروں طرف رنگ برنگے غباروں سے سج گئی تھی۔ جناب مہمان خصوصی کے باہر آتے ہی ریفری نے وسل بجا کر میچ شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔

پاکستان کے فارورڈ نے پاس دے کر میچ کا آغاز کیا۔ بال پاکستان کے رائٹ آؤٹ شکیل عباسی کے پاس تھی۔ وہ انتہائی پھرتی سے بال کو لے کر آگے بڑھا اور بھارتی ڈی کے پاس پہنچ گیا اس نے فارورڈ کو پاس دینے کی کوشش کی، مگر بھارتی دفائی کھلاڑی نے بالکل موقع نہ دیا اور بال چھین کر دوسرے دفائی کھلاڑی کی طرف پھینک دی۔ اس نے لمبی ہٹ لگا کر گیند پاکستان کے ہاف میں پہنچا دیا۔

بیس منٹ تک گیند تیزی سے ایک گول سے دوسرے گول کی طرف حرکت کرتی رہی۔ اکیسویں منٹ میں بھارتی سنٹر فارورڈ بڑی تیزی سے گیند کو پاکستانی ڈی میں لے گیا۔ دفائی کھلاڑیوں نے مزاحمت کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے اور سینٹر فارورڈ نے بال کو لیفٹ آؤٹ کی طرف لمبا پاس کر دیا۔ ادھر لیفٹ آؤٹ نے فوراً رائٹ آؤٹ کر دیا۔ رائٹ آؤٹ تو جیسے موقع کی تلاش میں تھا اس نے بال کو لیتے ہی گول کی طرف اچھال گیا۔ گول کیپر اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا۔ اس

طرح بھارت نے ایک گول کی برتری حاصل کر لی۔ ہاف ٹائم تک پوزیشن اسی طرح رہی۔

ہاف ٹائم کے بعد دونوں ٹیموں نے بڑی سرگرمی سے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ پاکستانی کھلاڑیوں نے بال کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے لیا۔ ادھر بھارتی دفاعی کھلاڑی گول کرنے کا بالکل موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ دونوں طرف سے بھرپور کوششیں ہو رہی تھیں اور تماشائی دونوں طرف کے کھلاڑیوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کر رہے تھے اور میچ سے بھی لطف اندوز ہو رہے تھے۔ وقفہ کے بعد پاکستانی کھلاڑیوں نے بہتر کھیل پیش کیا اور صرف چوتھے منٹ میں پاکستان کے کپتان نے ایک گول کر کے میچ برابر کر دیا۔ اب مقابلہ برابر ہونے پر کھیل میں مزید تیزی آ گئی۔ بھارتی ٹیم کے لیفٹ والے کھلاڑی پاکستان کے لیے مسلسل خطرہ بنے رہے' کھیل کا وقت ختم ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی تھے۔ میچ برابر جا رہا تھا۔ اب پاکستانی فارورڈ کھلاڑیوں کے ساتھ ہاف بیک نے بھی جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان کی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے بھارتی کھلاڑیوں نے بھرپور کوشش کی بظاہر ایسا لگ رہا تھا کہ میچ برابر ہو جائے گا۔ تماشائی روانہ ہونے لگے کہ شاید پاکستانی کھلاڑی گول نہ کر سکیں' مگر اچانک پاکستان کے رائٹ آؤٹ جواد نے انتہائی چستی اور پھرتی سے گیند کو لیفٹ آؤٹ کی طرف پھینکا۔ لیفٹ آؤٹ نے فارورڈ کی طرف جو بالکل مخالف پولوں کے پاس پہنچ چکا تھا' اچھالا اور اس سے پہلے کہ گیند گول کیپر روکتا' فارورڈ نے اس کی ٹانگوں کے درمیان سے پولوں کے اندر پھینک دی۔ اب پاکستان کا پلہ بھاری تھا۔ کیونکہ میچ ختم ہونے میں صرف ایک منٹ باقی تھا۔ اس ایک منٹ میں گیند ایک دو بار پاکستان اور بھارت کے حصے میں آیا۔ اتنی دیر میں وقت ختم ہو گیا اور ریفری نے پاکستان کی جیت کا اعلان کر دیا۔

دونوں ٹیموں نے بھرپور مہارت کا مظاہرہ کیا' تماشائیوں کو ایک بہت ہی اچھا میچ دیکھنے کو ملا۔ اس طرح ہم دوسرے لوگوں کے ساتھ واپس گھر کو روانہ ہو گئے۔

13- دیہاتی اور شہری زندگی

کہا جاتا ہے کہ دیہاتی زندگی نعمت خداوندی ہے اور یہ کہ دیہات خدا نے بنائے اور شہر انسانوں نے بسائے' کیونکہ جب اس زمین پر انسان نے قدم رکھا اس وقت شہر نام کا کوئی وجود نہیں تھا۔ انسان کی ضروریات بڑھتی گئیں اور ان بڑھتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وقت کے ساتھ آبادی بھی بڑھتی گئی۔ انسان نے دماغ استعمال کیا تو اپنے لیے سہولتیں پیدا کر لیں۔ بڑے بڑے مکانات تعمیر کیے' سڑکیں بنائیں' فیکٹریاں اور کارخانے بنائے نیز ہر وہ چیز بنائی جس کی اسے ضرورت تھی۔ ان تمام چیزوں کے مجموعے کو ہم شہر کا نام دیتے ہیں۔

دیہاتی زندگی کے جو فائدے ہیں ان کا کوئی ثانی نہیں کیونکہ وہ فائدے ایک شہر میں رہنے والا انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ دیہات میں انسان کو خوشگوار ماحول میسر آتا ہے۔ گرد و غبار نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں کا دھواں جو صحت کے لیے زہر قاتل ہوتا ہے' اس سے کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ دیہات میں اس کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ دیہات کے لوگ محنت مشقت کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شہر کے لوگ بھی محنت کرتے ہیں مگر دیہات کے لوگ قدرتی ماحول میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چاروں طرف کھلا میدان' سرسبز و شاداب فصلیں اور گرد و غبار سے پاک فضا ہوتی ہے۔ ان کے جسم میں تازہ اور فرحت بخش ہوا جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحت قابل رشک ہوتی ہے۔

دیہات کے لوگ قناعت پسند ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات محدود ہوتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی خوشیاں ان کی زندگی کا مزا دوبالا کر دیتی ہیں۔ وہ اپنی اس محدود دنیا میں خوش اور مگن نظر آتے ہیں۔ ان کا دائرہ جتنا محدود ہوتا ہے اتنی ہی پریشانیوں سے انہیں نجات ملتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کسان اٹھ کھڑے ہوئے — مویشیوں کو لے چلے
کہیں مزے میں آ گئے — تو کوئی تان اڑا گئے
یہ سرد شبنمی ہوا — یہ صحت آفریں سماں
یہ فرش سبز گھاس کا — یہ دل فریب آسماں
بسے ہوئے ہیں پریت میں — ہیں محو ان کے گیت میں
کہاں ہیں شہر کے مکیں — وہ بے نصیب اٹھے ہیں

باوجود اس کے کہ شہر میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں' کارخانوں' فیکٹریوں کا دھواں' گرد و غبار' ٹریفک کا شور' لوگوں کا ہجوم' یہ سب چیزیں شہر کے ساتھ منسلک ہیں لیکن ملکی ترقی میں جو کردار شہر ادا کر رہے ہیں اس سے انکار ممکن نہیں۔ شہروں میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کا ہونا' بڑی بڑی لائبریریاں جن سے لوگ استفادہ کرتے ہیں' تفریح کے لیے پارک' کھیلنے کے لیے گراؤنڈ' بڑے بڑے ہسپتال اور ان میں لائق فائق ڈاکٹر حضرات جو بڑے سے بڑا آپریشن کرنے میں مہارت رکھتے ہیں شہر کا ہی حصہ ہیں۔

گاؤں میں اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کا علاج دیسی طریقے سے کیا جاتا ہے بے شک مریض کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ شہر میں لوگ زیادہ پڑھے لکھے اور باشعور ہوتے ہیں۔ شہر میں لوگوں کو روزگار کے زیادہ مواقع دستیاب ہیں۔ یہاں صنعتی ترقی نے ایک انقلاب برپا کیا ہوا ہے اور زندگی کی آسائشوں سے بھر دیا ہے۔ ذرائع آمدورفت' ذرائع مواصلات نے انسانی زندگی کی مشکلات ختم کر دی ہیں۔

ان تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود شہر کے لوگ جسمانی لحاظ سے اتنے مضبوط نہیں ہوتے جتنے دیہات میں رہنے والے ہوتے ہیں۔ انسان کا جسم جتنا حرکت کرے گا جسمانی لحاظ سے وہ اتنا ہی مضبوط ہو گا۔ شہروں میں سارا کام مشینوں کے ذریعے ہوتا ہے جبکہ دیہاتوں میں لوگ سارا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے ہیں۔

آلودگی سے پاک ماحول ہر شخص کو پسند آتا ہے اور وہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس طرح کا ماحول میسر آئے۔ اس لیے احسان دانش شہری زندگی کو خیر باد کہنے کی خواہش کرتا ہے:

دل یہ کہتا ہے کہ فراق انجمن سہنے لگوں
شہر کی رنگینیاں چھوڑوں یہیں رہنے لگوں

ہم نے دیہاتی اور شہری زندگی کا موازنہ کیا تو اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شہری اور دیہاتی زندگی اپنے اندر افادیت سمیٹے ہوئے ہے۔ دونوں کی کچھ خامیاں ہیں تو کچھ خوبیاں بھی ہیں۔

حکومت کو چاہیے کہ دیہات میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال اور اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کرے۔ بجلی' پانی اور گیس کی سہولتیں دیہاتوں میں پہنچائی جائیں۔ اس کے ساتھ شہروں میں گردوغبار اور آلودگی کا خاتمہ کیا جائے۔ ٹریفک قوانین کی پابندی کرائی جائے تاکہ حادثات سے بچا جا سکے۔

ان اقدامات سے ہمارا ملک امن وسکون کا گہوارہ بنے گا اور یہاں بسنے والے خوش وخرم زندگی بسر کریں گے۔

کہانیاں

1- فکرمند نوکر

قصبہ سموں کے ایک بہت بڑے زمیندار نور احمد خاں کو کسی مقدمہ کے سلسلہ میں ڈیرہ غازی خان جانا تھا۔ گاڑی چھوٹ چکی تھی۔ اب ملازم کو ساتھ لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیا۔ ابھی شہر تقریباً پندرہ کوس کے فاصلے پر تھا کہ سورج غروب ہو گیا۔ چونکہ شہر پہنچنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے زمیندار کو رات بسر کرنے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ آبادی کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ چاروناچار ایک درخت کے نیچے رات بسر کرنے کی ٹھانی۔ گھوڑا درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ زمیندار نے ملازم سے کہا کہ اگر ہم دونوں سو گئے تو ممکن ہے کوئی چور ہمارا گھوڑا چرا کر لے جائے۔ بہتر ہے کہ تم سو جاؤ اور میں گھوڑے کی حفاظت کیلئے جاگتا رہوں گا۔ ملازم نے وفادارانہ لہجہ میں عرض کیا کہ اے میرے آقا! یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ میں سو جاؤں اور آپ جاگتے رہیں۔ لہٰذا آپ سو جایئے میں جاگ کر گھوڑے کی حفاظت کروں گا۔ آخر کار زمیندار سو گیا اور ملازم نے رات بھر جاگنے کی ڈیوٹی سنبھال لی۔

چونکہ زمیندار کے دل میں چوروں کا کھٹکا تھا اس بے قراری کے عالم میں گہری نیند سے تو بے نیاز تھا۔ تقریباً پہر رات گزرے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ ملازم زانو پر سر رکھے بیٹھا ہے۔ ملازم کو آواز دی کہ ارے فضلو! تم اس وقت کس سوچ میں غرق ہو؟ ملازم نے جواب دیا حضور جاگ رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اتنی بڑی زمین پر کیسے قائم کر رکھی ہے۔ زمیندار نے ذرا چمک کر کہا ارے بیوقوف! یہ وقت ان فکروں میں غرق ہونے کا نہیں۔ ذرا دھیان سے رہنا' کہیں چور گھوڑا کھول کر نو دو گیارہ نہ ہو جائے اور صبح ہم زمین کی پیمائش کرتے (پیدل چلتے) شہر کی طرف روانہ ہوں۔ نوکر نے جواب دیا حضور میں اتنا غافل نہیں آپ بے فکر ہو کر آرام فرمایئے۔

زمیندار کو کچھ تسلی ہوئی اور پھر سو گیا لیکن رات ایک بجے کے قریب پھر آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ملازم اسی طرح کسی سوچ میں پڑا ہوا ہے۔ خیال کیا کہ شاید نیند کی وجہ سے اونگھ گیا۔ بلند آواز سے پکارا' ابے او فضلو! کہیں سو تو نہیں گیا ہوشیار ہو کر بیٹھ! ملازم نے سر اٹھایا اور کہا آپ کیوں فکر کرتے ہیں میں تو جاگ رہا ہوں صرف اس سوچ میں تھا کہ خدا تعالیٰ نے اتنا بڑا آسمان بغیر ستونوں کے کس طرح کھڑا کر رکھا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو سورج غروب ہوتا اور نہ ہی رات کی تاریکی ہوتی۔

زمیندار نے ذرا ترش لہجہ میں نوکر کو ڈانٹ کر کہا کہ کیسی باتوں کی سوچ میں پڑ گیا ہے۔ گھوڑے کو دیکھتے رہنا۔ ملازم نے جواب دیا حضور میں کوئی ایسا ویسا آدمی نہیں ہوں آپ اطمینان سے آرام کریں۔ زمیندار پھر سو گیا اور صبح ہونے تک چادر تانے مزے سے پڑا رہا۔ صبح ہوئی تو زمیندار بیدار ہوا اور ملازم کو اسی طرح زانو پر سر رکھے دیکھا اور کہا کہ ارے فضلو! صبح ہو گئی۔ اب کس سوچ میں پڑے ہو۔ فضلو نے بڑے ڈرامائی انداز میں جواب دیا۔ حضور! اب میں اس سوچ میں ہوں کہ میرا

جسم دبلا ہے۔ لیکن آپ کا جسم ماشاءاللہ خاصا فربہ (موٹا) ہے۔ اس لئے آپ کے گھوڑے کی زین آپ کے جسم پر پوری آ جائے گی۔

یہ سن کر زمیندار نے غصے میں کہا کہ بد بخت یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ملازم نے جواب دیا حضور ٹھیک ہی تو عرض کر رہا ہوں کیونکہ رات کو گھوڑا تو چور لے گئے اور یہ زین ساتھ لے جانی بھول گئے۔

2- نیکی کا پھل

پرانے زمانے میں غلامی کا بڑا رواج تھا اور غلاموں کے ساتھ مالکوں کا سلوک نہایت بے رحمانہ اور سفاکانہ ہوتا تھا۔ بہت زیادہ کام لیا جاتا تھا اور ذرا سی غلطی پر طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں حتیٰ کہ جان سے مار دینا بھی معمولی بات تھی۔ غرضیکہ جانوروں سے بھی بدتر سلوک روا رکھا جاتا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولایت روم میں کسی گھرانے میں ایک غلام تھا۔ اس کا آقا سخت بے رحم اور ظالم تھا۔ غلام بیچارہ آقا کے ظلم سے تنگ آ کر بھاگ کر کسی جنگل میں چلا گیا اور اپنے آپ کو ایک غار میں چھپا لیا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے غلام کو نیند آ گئی اور سو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو کسی شیر کے غرانے کی آواز آئی۔ خوف کے مارے ڈرتا ہوا اندھیری غار سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ سامنے ایک شیر کھڑا ہے جس کا ایک پاؤں درد کی وجہ سے لرز رہا ہے۔ شیر آہستہ آہستہ غلام کے نزدیک پہنچا اور اپنا پاؤں غلام کے پاؤں پر رکھ دیا۔ غلام نے ہمت کر کے شیر کے پنجے سے کانٹا باہر نکال دیا۔ کانٹا نکل جانے کے بعد شیر نے کچھ راحت محسوس کی اور غلام کے ہاتھ چاٹنے لگا۔

کچھ دنوں کے بعد غلام گرفتار ہو گیا اور بھاگنے کے الزام میں اسے یہ سزا دی گئی کہ بھوکے شیر کے آگے ڈال دیا جائے۔ اس کیلئے ایک دن مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ جس دن غلام کو جس جگہ سزا دی جانی تھی بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ غلام کو ایک کھلے میدان کے درمیان کھڑا کر دیا گیا۔ اس کے ارد گرد بہت اونچا لوہے کا جنگلا نصب تھا۔ جنگلا سے دور ہٹ کر چاروں طرف بے شمار خلقت اس سفاکانہ عمل کا نظارہ دیکھنے کھڑی تھی۔ جونہی پنجرے کا دروازہ کھولا بھوکے شیر نے اپنے سامنے ایک مظلوم انسان کو کھڑے دیکھ کر چھلانگ لگائی اور جھپٹ کر غلام کے نزدیک پہنچا اور اپنے محسن کو پہچان کر پاؤں چاٹنے لگ گیا۔ یہ وہی شیر تھا کہ جس کے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا۔ تمام لوگ یہ نظارہ دیکھ کر ورطہ حیرت میں پڑ گئے۔ آخر حکام نے غلام سے دریافت کیا کہ ظالم اور بھوکے شیر کا یہ وفادارانہ سلوک کیسے تھا۔ غلام نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ حاکم نے غلام کو آزاد کر دیا اور عام حکم دیا کہ اپنے غلاموں سے ہمیشہ بہتر سلوک رکھیں۔

3- بھیڑیا اور سارس

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی جنگل میں ایک بھیڑیا رہتا تھا۔ ایک دن پھرتی پھراتی قسمت کی ماری ایک بکری بھی اسی جنگل میں چلی گئی۔ بھیڑیئے کی نگاہ بکری پر پڑی۔ ظالم بھیڑیا اپنے شکار پر جھپٹا اور آن واحد میں بکری کو مار کر کھانا شروع کر دیا۔ اتفاق سے بھیڑیئے کے گلے میں ایک ہڈی اٹک گئی۔ بھیڑیئے نے ہر چند کوشش کی کہ ہڈی باہر نکل آئے لیکن ہڈی حلق میں ایسی اٹکی کہ نہ ہی اندر اور نہ باہر نکلنے کا نام لیا۔ بھیڑیئے کے دل میں خیال آیا کہ سارس کے پاس جا کر مدد لینی چاہیے۔ چنانچہ بھیڑیا اس تکلیف میں سارس کے پاس گیا اور بڑے عاجزانہ لہجہ میں کہا کہ اے دوست! ہم دونوں اسی جنگل میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس وقت میرے حلق میں ہڈی اٹکی ہوئی ہے سانس رکا پڑا ہے۔ مہربانی کر کے اپنی لمبی چونچ سے میرے حلق میں اٹکی ہوئی ہڈی باہر نکال کر مجھ پر احسان کرو جو تم مانگو گے میں دوں گا۔

بھیڑیئے کو اس حالت میں دیکھ کر سارس کے دل میں ترس آیا اور اس نے فوراً اپنی لمبی چونچ بھیڑیئے کے گلے کے اندر ڈال کر ہڈی کو کھینچ باہر نکال پھینکا۔ دونوں ایک دوسرے کو الوداع کہہ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد بھیڑیا کسی بھیڑ کا شکار کر کے کھانے میں مصروف تھا کہ اسی سارس کا بھی ادھر سے گزر ہوا۔ سارس کو بھی بھوک نے ستایا ہوا تھا۔ بھیڑیئے کے پاس گیا اور کہا تھوڑا سا گوشت مجھے بھی دو لیکن بھیڑیئے نے کوئی توجہ نہ دی۔ سارس نے پھر حلق سے ہڈی کا نکالنا اور اس کا انعام دینے کا وعدہ کرنا بھیڑیئے کو یاد دلایا۔

بھیڑیا بری فطرت کا مالک تھا وہ سارس کی یہ بات سن کر نہایت غضب ناک ہوا اور اس سارس کو خون آلود آنکھوں سے دیکھا اور اپنے تیز دانت منہ کھول کر دکھائے اور کہا کہ کیا یہ انعام کچھ کم تھا۔ کہ میرے منہ میں آئی ہوئی تیری یہ گردن صحیح وسلامت باہر نکل گئی۔ سارس بھیڑیئے کا یہ جواب سن کر سہم گیا اور چپکے سے دبے پاؤں واپس لوٹ گیا۔

4- لومڑی اور مرغ

کسی جنگل میں ایک لومڑی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ بارش ہو رہی تھی اور چرند پرند اپنے اپنے ٹھکانوں میں دبکے بیٹھے تھے۔ لومڑی کو بھوک سی محسوس ہوئی۔ خوراک کی تلاش میں پاس ہی ایک گاؤں کا رخ

کیا۔ بارش کی وجہ سے لوگ گھروں میں پناہ گاہوں میں آرام کر رہے تھے۔ لومڑی گاؤں کے نزدیک سے گزر رہی تھی کہ ایک مکان کے عقب میں ایک مرغ پر نظر پڑی۔ مرغ دانہ دنکا چگنے میں مصروف تھا۔ لومڑی مرغ کے پاس گئی۔ سلام کیا اور چاپلوسی کی باتیں کرنی شروع کر دیں۔ دوران گفتگو لومڑی نے مرغ سے کہا کہ تیرا باپ نہایت خوش الحان تھا۔ بہت اچھی اذان دیا کرتا تھا میں جب بھی یہاں سے گزرتی اس کی آواز سن کر نہایت مسرور ہوتی۔ مرغ اپنی اور اپنے باپ کی تعریف سن کر پھولا نہ سمایا اور لومڑی سے کہا کہ میری آواز بھی اپنے باپ کی آواز سے کم نہیں ہے۔ حسب عادت مرغ نے اپنی آنکھیں بند کر کے گردن اونچی کی اور اذان دینی شروع کی ہی تھی کہ لومڑی نے فوراً جھپٹ کر مرغ کو پکڑ لیا اور بھاگ نکلی۔

گاؤں کے کتوں کو جب خبر ہوئی تو انہوں نے لومڑی کا پیچھا کیا۔ مرغ نے یہ حالت دیکھی تو لومڑی کو نصیحت کرنے لگا کہ تو ان کتوں سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسی طرح بھاگتے ہوئے بلند آواز سے فریاد کر اور کتوں سے کہو کہ یہ مرغ جو میں اٹھائے لئے جا رہی ہوں، تمہارے گاؤں کا نہیں ہے بلکہ کسی اور گاؤں سے لائی ہوں۔ اس طرح یہ کتے واپس چلے جائیں گے اور تیری جان بچ جائے گی۔ لومڑی کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ وہ بغیر سوچے مرغ کے فریب میں آ گئی اور کتوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ مرغ لومڑی کے منہ سے نکل کر بھاگ کھڑا ہوا۔

لومڑی نے حسرت بھری نگاہ سے مرغ کو جاتے دیکھا اور کہا کہ لعنت ہے ایسے منہ پر جو بے موقع کھلے۔ اسی طرح مرغ نے بھی جواب میں کہا: کہ لعنت ہے ایسی آنکھ پر جو بے موقع بند ہو۔

نجی خطوط

1- والد کے نام

مردان

12 مئی 2019ء

جناب قبلہ وکعبہ والد صاحب

السلام علیکم۔ بعد ادائے آداب فرزندانہ عرض ہے کہ پچھلے منگل کو ہمارا سہ ماہی امتحان ختم ہوا۔ میں نے سوائے حساب کے باقی تمام مضامین میں اچھے نمبر حاصل کئے۔ ماسٹر رحمت علی صاحب کہہ رہے تھے کہ حساب میں اپنی کمزوری دور کرنے کیلئے چھٹی کے بعد روزانہ دو گھنٹے پچھلی پڑھائی کر لیا کرو۔ میرے دوست شوکت اور میں نے پچھلی پڑھائی میں بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں کی بات ہے۔ یہ کمی پوری کر لوں گا۔

موسم گرما کی تعطیلات جون میں ہونے والی ہیں۔ والدہ محترمہ کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں۔

والسلام

آپ کا بیٹا

احمد علی

2- والد کے نام خط

گوجر گڑھی

یکم جون 2019ء

مکرم ومحترم جناب والد صاحب

السلام علیکم۔ خداوند تعالیٰ آپ کا سایہ دراز کرے۔ پرسوں بڑے بھائی جان حامد علی صاحب تشریف لائے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ننھے میاں کی طبیعت علیل ہے۔ خداوند کریم صحت عطا فرمائے۔

اس سال 10 جون کو موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو رہی ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے معہ چھٹیوں کے تین ماہ کی فیس اکٹھی لینے کا اعلان کیا ہے۔ نیز چھٹیوں کے کام وغیرہ کیلئے کچھ سٹیشنری کا سامان وغیرہ بھی درکار ہے۔ لہٰذا براہ مہربانی مجھے بذریعہ منی آرڈر مبلغ ایک سو روپے ارسال فرمائیں تاکہ فیس دے کر باقی روپوں سے کاپیاں وغیرہ خرید لوں۔

ننھا میاں مجھے بہت یاد آ رہا ہے، میں چاہتا ہوں کہ جلد پہنچ کر اسے گلے سے لگا لوں اور پیار کروں۔ میری والدہ صاحبہ کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم، چھوٹی ہمشیرہ نسرین کیلئے آتے وقت گڑیاں بھی لیتا آؤں گا۔

آپ کا فرمانبردار بیٹا

نوازش علی

3- والدہ کے نام خط

چکدرہ

20 دسمبر 2019ء

مکرمہ ومحترمہ والدہ صاحبہ!

السلام علیکم۔ بعد ادائے آداب فرزندانہ و نیاز مندانہ عرض ہے کہ پرسوں جمعہ کے دن جناب والد صاحب کا گرامی نامہ ملا۔ آپ کی ناسازی طبع کے متعلق پڑھ کر دل کو بے حد صدمہ ہوا اور ایک خلش سی محسوس ہو رہی ہے۔ چاہتا ہوں کہ پر لگا کر اڑ کر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے رخصت کیلئے درخواست پیش کی تھی، لیکن انہوں نے مشورہ دیا کہ 25 دسمبر سے کرسمس کی چھٹیاں ہو رہی ہیں۔ 24 دسمبر کو اتوار ہے۔ 23 تاریخ کی حاضری لگوا کر بارہ بجے کے بعد چلے جانا، چنانچہ اب میں 23 تاریخ کا بیتابی سے انتظار کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلد قدم بوسی کیلئے حاضر خدمت ہوں گا۔

کچھ امتحانات میں مصروفیت کی وجہ سے ماسٹر صاحبان نے سکول فیس طلب نہیں کی اور بورڈنگ کا خرچ ابھی نہیں دیا۔ اس طرح میرے پاس کچھ روپے بچے ہوئے ہیں۔ میں آتی دفعہ آپ کیلئے ایک گرم چادر اپنے پسند کے رنگ کی لیتا آؤں گا۔ امید ہے کہ آپ بھی اسے پسند فرمائیں گی۔

پپو میاں کو بہت بہت پیار، ابا جان کی خدمت میں نیاز مندانہ السلام علیکم۔

آپ کا پیارا بیٹا

اعجاز احمد

4- بڑے بھائی کے نام خط

ڈیرہ اسماعیل خان

3 اپریل 2019ء

برادر محترم!

السلام علیکم۔ مزاج شریف، امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ہمارا آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحان کا نتیجہ کل نکلا۔ میں نے 713 نمبر حاصل کئے اور اپنی جماعت میں اول آیا ہوں۔ اساتذہ کرام بھی مجھ سے بہت خوش ہوئے۔

نتیجہ سنانے کے بعد سکول کے گراؤنڈ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر اساتذہ کرام نے تقاریر کیں۔ ان کے بعد مجھے بھی تقریر کرنے کا موقع دیا گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں سکول کی تعلیمی کارگزاری اور استاد صاحبان کی قابلیت کو خوب سراہا۔ جلسہ کے اختتام پر تقسیم انعامات کا اہتمام کیا گیا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جو جلسہ کی صدارت فرما رہے تھے۔ اٹھے اور مختصر سی تقریر کے بعد طلبہ میں مٹھائی تقسیم کی۔ ہر جماعت کے اول، دوم، سوم درجے میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو خاص خاص انعامات سے نوازا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مجھے فونٹین پین، علامہ اقبال کی تصنیف کردہ ایک بانگ درا، ایک آکسفورڈ ڈکشنری اور مبلغ دس ہزار روپے نقد بطور انعام ملے۔

ایک مرتبہ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر میں ا خصوصیت سے امتحان میں کامیاب ہو جاؤں تو ایک گھڑی دی جائے لہٰذا میں یاد دہانی کرا رہا ہوں۔ بھاوجہ صاحبہ کی خدمت میں السلام علیکم۔ عزیزہ جہاں آراء کو پیار۔ والسلام

آپ کا خادم

سعید احمد

5- چھوٹے بھائی کے نام خط

یاہو کالونی پشاور

25 اپریل 2019ء

برادر عزیز

السلام علیکم۔ بعد از دعوات عمر درازی و سعادت مندی واضح ہو کہ تمہارا خط ملا جس میں تمہاری کامیابی کی خوشخبری پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اس خط سے معلوم ہوا کہ تم اسلامیہ کالج میں ایف اے آرٹس کا داخلہ لینا چاہتے ہو۔ برادرم! بہتر یہ ہے کہ آرٹس کی بجائے انجینئرنگ کالج میں داخل ہو جاؤ۔ پانچ سال کا کورس ہے۔ یہاں سے فارغ ہو کر باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ ورنہ کئی ایف اے بی اے ملازمت کیلئے جوتیاں چٹخاتے اور در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ لہٰذا انجینئرنگ کالج میں داخلہ لینے کیلئے مجھے تمام کوائف اور جملہ اخراجات سے مطلع کرو تاکہ میں تمہیں مطلوبہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج دوں۔ نیز بہتر ہے کہ ساتھ ہی رہائش کیلئے بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہو جاؤ۔ اس طرح خالہ کے گھر آنے جانے کا وقت بچا کر پڑھائی میں صرف کر سکو گے۔

والسلام

تمہارا خیر اندیش

جاوید اختر ملک

Info Hub HRMS SIS SED

درخواستیں

1- درخواست برائے بیماری

بخدمت جناب پرنسپل/ ہیڈ ماسٹر صاحب آرمی پبلک سکول نوشہرہ کینٹ

جناب عالی!

مودبانہ گزارش ہے کہ کل شام سے مجھے سخت بخار ہے۔ بڑی کوشش کی ہے کہ دوائی سے بخار اتر جائے یا ہلکا ہو جائے تاکہ میں سکول سے چھٹی نہ کر سکوں، کیونکہ ان دنوں سکول سے چھٹی کرنا پڑھائی میں بہت زیادہ خرچ کا باعث ہوگا۔ مگر وہ تو کم ہونے کی بجائے اور تیز ہو گیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے ایک دن مورخہ 23-03-2019 بروز جمعرات کی چھٹی عنایت فرمائیں۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

عرفان بشیر

جماعت ہفتم بی ون

مورخہ 23 مارچ 2019 رول نمبر 10

1- درخواست برائے داخلہ سکول

بخدمت جناب پرنسپل/ ہیڈ ماسٹر صاحب پبلک ہائی سکول پشاور

جناب عالی!

مودبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب کا تبادلہ کھاریاں سے پشاور کینٹ ہو گیا ہے۔ ہمارا سارا خاندان یہاں منتقل ہو گیا ہے۔ میں نے وہاں سے چھٹی جماعت کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا ہے۔ اب ساتویں میں آپ کے سکول میں داخلہ لینا چاہتا ہوں۔ پڑھائی کے علاوہ میں بہترین کھلاڑی بھی ہوں لہٰذا مجھے اپنے سکول میں داخل فرما کر ممنون فرمائیں۔

العارض

مورخہ 23 مارچ 2019ء محمد یونس والد بہادر علی

3- درخواست برائے حصول سرٹیفکیٹ

بخدمت جناب پرنسپل/ ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول مردان

جناب عالی

مودبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب کا تبادلہ مردان سے ملتان ہو گیا ہے۔ سب اہل خانہ ان کے ہمراہ ملتان جا رہے ہیں۔ لہٰذا مہربانی فرما کر مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں تاکہ میں بروقت نئے سکول میں جا کر داخل ہو سکوں۔

العارض

محمد ماجد عمر

جماعت ہفتم بی ون

رول نمبر 5

مورخہ 6 اکتوبر 2019ء

4- درخواست برائے معافی جرمانہ

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل سکول ڈیرہ اسماعیل خان

جناب عالی

گزارش ہے کہ چند دنوں سے میری والدہ انتہائی بیمار تھیں۔ ہمارے گھر میں میرے علاوہ ان کی خدمت کرنے کے لیے اور کوئی نہ تھا۔ ابو ملازمت کے سلسلہ میں کراچی ہوتے ہیں۔ میں نے کوشش تو بڑی کی تھی کہ سکول میں اطلاع بھجوا سکوں مگر ہمارے محلے سے کوئی لڑکا اس سکول میں نہیں آتا اور ہمارا گھر شہر سے کافی باہر ہے۔ غیر حاضری کی بنا پر مجھے 50 روپے جرمانہ کر دیا گیا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ میرا عذر جائز مانتے ہوئے جرمانہ معافی فرما دیں۔ آئندہ میں اس سلسلے میں محتاط رہوں گا۔

العارض

اسد علی

کلاس ہفتم

مورخہ 8 جنوری 2019ء

5- درخواست برائے صفائی محلہ

بخدمت جناب چیئرمین صاحب بلدیہ ایبٹ آباد

جناب عالی

گزارش ہے کہ ہمارے محلے ظہیر آباد میں صفائی کی حالت انتہائی ناقص ہے۔ چند روز سے تو خاکروب نے منہ تک نہیں دکھایا، پتہ نہیں کب آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اس کی غفلت کی وجہ سے جا بجا کوڑے کے ڈھیر لگ چکے ہیں اور گلیوں میں کوڑا ابھر چکا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کے نکاس کا راستہ بند ہو چکا ہے۔ پانی کی زیادتی کی وجہ سے بازار سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سارے محلے والے صفائی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ پانی کی وجہ سے کوڑا گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے اور چاروں طرف بدبو پھیل چکی ہے۔ خدشہ ہے کہ کچھ دیر یہی سلسلہ رہا تو بہت سی بیماریاں پھیل جائیں گی۔

آپ مہربانی فرما کر محلے والوں کو اس پریشانی سے نجات

Info Hub HRMS SIS SED

دلائیں۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار

اہل محلہ

مورخہ 3 ستمبر 2019ء ظہیر آباد ایبٹ آباد

6- درخوست برائے فیس معافی

بخدمت جناب پرنسپل/ ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول

جناب عالیٰ

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے والدین بہت غریب ہیں۔ آمدنی کم اور گھر کے اخراجات زیادہ ہیں۔ ہم چار بہن بھائی ہیں اور سب مختلف سکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ میں شروع ہی سے آپ کے سکول میں تعلیم حاصل کرر ہا ہوں۔ غربت کی وجہ سے میرے والدین میرا پڑھائی کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اب بڑی کلاس میں زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ مجھے پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں ہر سال کلاس میں اول پوزیشن لیتا ہوں۔ اس کے ساتھ کرکٹ کا بھی سکول میں سب سے اچھا کھلاڑی ہوں۔ مہربانی فرما کر میری سکول کی فیس معاف کردیں تا کہ میرے والدین کے سر سے فیس کا بوجھ اتر جائے اور میں پوری توجہ سے تعلیم جاری رکھ سکوں۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

محمد عمران بشیر

کلاس ہفتم بی ٹو

رول نمبر 1

مورخہ 20 جون 2019ء

7- ڈاک میں بدنظمی کی شکایت کی درخواست

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب پوسٹ آفس مردان

جناب عالیٰ

گزارش ہے کہ ہمارے محلے کا ڈاک کا نظام انتہائی خراب ہے۔ ڈاکیا کئی کئی دن تک غائب رہتا ہے اور خطوط کی تقسیم بروقت نہیں کرتا۔ ضروری چٹھیاں اور انٹرویو کے خطوط کئی کئی روز بعد ملتے ہیں جس سے اہل محلہ شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ ابھی حال ہی میں میرے بھائی کو انٹرویو کا خط تاریخ گزر جانے کے بعد موصول ہوا ہے۔ حالانکہ وہ وہاں سے بروقت روانہ ہوا تھا اور اس پر روانگی کی تاریخ میں خود پڑھ چکا ہوں۔

آپ خود بتائیں کہ اس دور میں نوکری کا ملنا کتنا مشکل ہے۔ اور ڈاکیے کی غفلت رہی سہی امید بھی خاک میں ملا دیتی ہے۔ مہربانی فرما کر ہمیں ان مشکل حالات سے باہر نکالیں اور ڈاک کے نظام کو بہتر بنانے میں اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کریں۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

ارسلان طارق

فیصل اقبال کالونی

مردان

مورخہ 2 فروری 2019ء

رسیدات

رسید وصولی کرایہ مکان

مبلغ آٹھ ہزار روپے (-/8,000) نصف جن کے چار ہزار (-/4,000) ہوتے ہیں۔ بابت کرایہ مکان نمبر 107 گلی نمبر 1 فیصل کالونی برائے ماہ اکتوبر مسمی چودھری بشارت علی صاحب سے نقد وصول پائے اور رسید لکھ دی تا کہ سند رہے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
چوھدری ممتاز	چوہدری عبدالستار	معراج دین تیلی
دستخط	مورخہ 7 اکتوبر......	دستخط

رسید برائے وصولی قیمت بھینس

مبلغ ایک لاکھ روپے (-/100,000) نصف جن کے مبلغ پچاس ہزار (50,000) ہوتے ہیں۔ بابت قیمت ایک عدد اس بھینس رنگ سیاہ ماتھے پر سفید نشان پاؤں سفید اور سیاہ ازاں چوھدری محمد سرور ولد چوھدری غلام سرور قوم جٹ گہن سکنہ پلندری سے نقد وصول پائے اور رسید لکھ دی تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
میاں محمد بوٹا	چوھدری محمد طارق محمود	محمد رمضان نمبردار
دستخط	مورخہ 3 جنوری......	دستخط

☆☆☆☆